19

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

22 تا 28 ذوالقعدہ 1446ھ / 20 تا 26 مئی 2025ء

معاہدے کی پاسداری

معاہدہ کرنے کے بعد اُس کی خلاف ورزی کرنا غدر یعنی بدعہدی کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ''یقیناً بدترین چوپائے اللہ کے نزدیک یہی لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ وہ لوگ جن سے (اے نبیؐ) آپ نے معاہدہ کیا تھا، پھر وہ ہر مرتبہ عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ (اس بارے میں) ڈرتے نہیں ہیں۔'' (الانفال: 56،55)

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ؒ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم ﷺ سے عہد تھا کہ وہ آپ ﷺ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ انہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم ﷺ سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے اُن کی مدد کی۔ پھر حضور ﷺ سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا۔ پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی بدترین۔ اور ''ڈرتے نہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ سے نہ عہد شکنی کے برے انجام کا ڈر رہتا ہے اور نہ اس بات سے شرماتے ہیں کہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ جب اُس کی بے غیرتی اس درجہ کو پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔''

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے، اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔'' (بخاری)

لہٰذا عہد کی پاسداری کرنا ہر مسلمان پر بھی لازم ہے اور غدر یعنی بدعہدی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

مرتب: فرید اللہ مروت

مسجد اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

حقیقی بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ!

امیر سے ملاقات (38)

حالیہ پاک بھارت جنگ: کیا کھویا کیا پایا؟

اگر بھارت میں جمہوریت ہے تو.....

کشیدگی سے جنگ بندی تک

بھارت کے سفید اور ہمارے کالے جھنڈے

الھدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1134

حضرت لوط علیہ السلام کی اپنی قوم کے خلاف دعا

سورۃ العنکبوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات :30 تا 32

قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰہِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی ۙ
قَالُوۡۤا اِنَّا مُہۡلِکُوۡۤا اَہۡلِ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ ۚ اِنَّ اَہۡلَہَا کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیۡہَا لُوۡطًا ؕ
قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِیۡہَا ٭۫ لَنُنَجِّیَنَّہٗ وَ اَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ ٭۫ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾

آیت :۳۰ ﴿قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۳۰﴾﴾ ”اُس نے دعا کی: اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اس مفسد قوم کے خلاف۔“

آیت :۳۱ ﴿وَ لَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰہِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی ۙ﴾ ”اور جب ہمارے فرستادے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے“

قومِ لوط پر عذاب کی غرض سے جو فرشتے بھیجے گئے تھے وہ پہلے انسانی شکلوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے۔ ان فرشتوں نے پہلے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی اور پھر اس کے بعد:

﴿قَالُوۡۤا اِنَّا مُہۡلِکُوۡۤا اَہۡلِ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ ۚ اِنَّ اَہۡلَہَا کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾﴾ ”انہوں نے کہا کہ ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس کے باسی بڑے ظالم ہیں۔“

آیت :۳۲ ﴿قَالَ اِنَّ فِیۡہَا لُوۡطًا ؕ﴾ ”ابراہیمؑ نے کہا کہ اس میں لوطؑ بھی تو ہے!“

﴿قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِیۡہَا ٭۫﴾ ”انہوں نے کہا کہ ہمیں خوب معلوم ہے کون کون اس میں ہے۔“

﴿لَنُنَجِّیَنَّہٗ وَ اَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ ٭۫ کَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾﴾ ”ہم ضرور بچالیں گے اُسے بھی اور اُس کے گھر والوں کو بھی سوائے اُس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔“

درس حدیث

کیا ہم حقیقی مسلمان (مومن) کہلانے کے لائق ہیں؟

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ، وَلَا یَحْقِرُہٗ. اَلتَّقْوٰی ھَاھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ. کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہٗ، وَمَالُہٗ، وَعِرْضُہٗ)) (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اُسے حقیر جانتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے: تقویٰ کی جگہ یہ ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔“

نوٹ: غزہ کے مسلمان گزشتہ 18 ماہ سے شدید ترین اسرائیلی بمباری کا جرأت سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ 57 اسلامی ممالک اور دو ارب مسلمانوں میں کوئی آگے بڑھ کر ان کی مدد کرنے والا نہیں، سب نے انہیں بے یار و مددگار چھوڑ رکھا ہے۔ مسلم ممالک کے حکمران اور مقتدر حلقے سوچیں کہ اس حدیث کی روشنی میں وہ کہاں کھڑے ہیں!

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

22 تا 28 ذوالقعدہ 1446ھ جلد 34
20 تا 26 مئی 2025ء شمارہ 19

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

’’دارالاسلام‘‘ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون:78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون:03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
’’مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن‘‘ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

’’ادارہ‘‘ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

رضاء الحق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حقیقی بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ!

گزشتہ دو تحریروں سے ہم پاک بھارت کشیدگی اور پھر جنگ کے حوالے سے خاصی گفتگو کر چکے ہیں۔ لہٰذا آج یہود و ہنود کے گٹھ جوڑ اور پاک بھارت فضائی معرکوں پر مختصراً تبصرہ کر کے کچھ اصولی مباحث کا اعادہ کریں گے۔ 10 مئی کی صبح نمازِ فجر کے بعد پاکستان کی مسلح افواج نے قوم کی توقعات کے عین مطابق، اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد اور نصرت سے بھارت کے خلاف آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کا آغاز کیا اور بھارت کی جانب سے مسلسل 3 رات و دن سے جاری فضائی دہشت گردی کا بھرپور جواب دیا۔ بھارت کا پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کا مقصد گریٹر اسرائیل کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ یعنی پاکستان کو نقصان پہنچانا اور اس کے ایٹمی دانت توڑنا تھا، جس کے لیے اسرائیل نے بھارت کو ڈرونز بھی فراہم کیے۔ یہود و ہنود (مشرکین) کا وہ گٹھ جوڑ جسے سورۃ المائدۃ کی آیت 82 میں بیان فرمایا گیا ہے، 9 مئی کی رات تک اپنے تئیں پاکستان کو شکست دے چکا تھا۔ لیکن اللہ کا خاص کرم ہوا کہ پاکستان نے بھارت کے طول و عرض میں میزائلوں، لڑاکا طیاروں اور ڈرونز اور سائبر حملوں کے ذریعے تہلکہ مچا دیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ 10 مئی کے دن پاکستان کی جانب سے بھارت کو گھٹنوں کے بل گرانے میں اوّلاً اللہ کی مدد اور پھر چینی اسلحہ اور تکنیکی صلاحیت نے اہم کردار ادا کیا تو غلط نہ ہوگا۔ اصل المیہ تو یہ ہے کہ 57 مسلم ممالک میں سے کسی نے بھی پاکستان کی کوئی عملی مدد نہیں کی۔ پاکستان نے اپنی کارروائی میں بھارت کے روسی ساختہ ’’سخوئی‘‘ طیاروں اور براہموس میزائلوں کے اڈوں کو تباہ کر دیا۔ اللہ کی خاص مدد سے بھارت کی درجنوں اہم فوجی تنصیبات کو اس شدت سے نقصان پہنچایا کہ دشمن ناک سے لکیریں نکالتا ہوا امریکہ اور دیگر ممالک سے منتیں کرنے لگا کہ اگر پاکستان جنگ کو طول نہ دے تو ہم بھی جنگ بندی کے لیے تیار ہیں۔ بالآخر امریکہ اور دیگر چند ممالک کی ثالثی سے جنگ بندی کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک خطرہ ابھی ٹلا نہیں۔ دشمن انتہائی عیار ہے اور بھارت اس معاہدے کی خلاف ورزی کے لیے ہر ممکنہ طریقہ آزمائے گا جس میں اسرائیل اُس کی مکمل معاونت کرے گا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے تو کشمیر کے معاملے پر ثالثی کا عندیہ بھی دے دیا ہے، جو درحقیقت خطے میں امریکی موجودگی کا ایک بہانہ ہے تاکہ پاکستان، افغانستان اور چین تینوں پر نظر رکھی جا سکے۔ لہٰذا پاکستان کے عوام، حکومت و اپوزیشن اور عسکری حلقوں کو ہر دم چوکنا رہنا پڑے گا۔ سورۃ الانفال کی آیت 60 میں مسلمانوں کو دی گئی رہنمائی کی روشنی میں ہمیں اپنی جنگی تیاری کو ہر حال میں مکمل رکھنا ہوگا۔ آپس کی ناچاقیوں اور ناراضگیوں کو بھلا کر ایک قوم کی مانند متحد ہونا ہوگا۔ پھر یہ کہ اس جنگ میں مصروفیت کے باعث غزہ کے مسلمانوں پر جاری اسرائیلی ظلم و ستم اور اسرائیل کے مسجدِ اقصیٰ کے حوالے سے مذموم مقاصد کو ہرگز طاقِ نسیان پر نہ رکھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا قیام ایک معجزہ ہے جو مملکتِ خداداد کی آزادی کے نو ماہ بعد قائم ہونے والی ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل جیسی موذی بیماری کا علاج ہے۔ احادیث مبارکہ میں واضح خبریں موجود ہیں کہ اسی علاقے یعنی خراسان سے لشکر حضرت مہدی کی نصرت کے لیے جائیں گے اور خراسان ہی سے سیاہ جھنڈے ایلیا (یروشلم) کی طرف پیش قدمی کریں گے اور وہاں یہود کی دجالی حکومت کا خاتمہ کر کے اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی نافذ کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ نے اپنے عسکری ہدف حاصل کر لیے ہیں۔ اب پاکستان کے تمام سٹیک ہولڈرز ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے بھرپور جدوجہد کریں تاکہ نظریاتی اور جغرافیائی دونوں سطحوں پر پاکستان حقیقی معنوں میں ایک بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ بن جائے۔

اب آتے ہیں دوسرے نکتہ کی طرف۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی عظیم اکثریت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ جب باطل کا نظام اپنے پورے عروج پر ہوگا، مسلمانوں کو ہر طرف سے ہزیمت کا سامنا ہوگا اور المسیح الدجال کا ظہور بھی ہو چکا ہوگا تو مشیت ایزدی سے ایک نیک بندے جن کا تعارف احادیث میں مہدی اور مسلمانوں کے امام کے طور پر کرایا گیا ہے، وہ اپنی جمعیت کے ساتھ دجال کے خلاف جہاد کریں گے اور غالب گمان ہے کہ انہی کے دور میں الملحمۃ الکبریٰ کا معرکہ ہوگا جس میں لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے۔ احادیث کے مطابق اُس وقت مسلمان شام کی ایک مسجد میں محصور ہوں گے جبکہ دجال باہر ان کو تہہ تیغ کرنے کے لیے تیاری میں مشغول ہوگا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت مسیحؑ کو آسمانوں سے واپس بھیجیں گے۔ نمازِ فجر کا وقت ہوگا اور ابھی جماعت کھڑی نہیں ہوئی ہوگی۔ ایسے میں حضرت مہدی امام کے مصلی سے پیچھے ہٹیں گے تاکہ امامت عیسیٰ علیہ السلام کروائیں لیکن مسیحؑ انہیں آگے کر کے ان کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کے طور پر تشریف لائیں گے نہ کہ

ایک رسول کے طور پر۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسجد کے دروازے کھولنے کا حکم دیں گے اور ان پر نظر پڑتے ہی دجال سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا اور مقام لُد سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا (جو پہلے Lod، پھر Lydda کہلاتا تھا اور آج Ben-Gurion International Airport کے نام سے جانا جاتا ہے۔) وہیں پر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اُسے قتل کریں گے اور اس کا خون اپنے نیزے پر لوگوں کو دکھائیں گے۔ احادیث اور ان کی شرح کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے عیسائی اسلام قبول کرلیں گے اور پھر یہود کو چن چن کر قتل کر دیا جائے گا اور شجر و حجر سب پکار اٹھیں گے کہ اے مسلم! میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اسے قتل کر دو۔ (سوائے غرقد کے درخت کے جسے یہودیوں کا درخت کہا گیا ہے۔)

جب مشرقِ وسطیٰ میں حق و باطل کا یہ معرکہ چل رہا ہوگا تو اُسی دوران جنوبی ایشیا بھی میدانِ کارزار بنا ہوگا۔ تاریخِ اسلام میں آئمہ و محدثین اور اکابر مورخین نے غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے، اس بات کی صریح دلیل ہے کہ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث من گھڑت اور موضوع نہیں ہیں، اگرچہ ضعیف ضرور ہیں اور علم فقہ و اصول حدیث میں ضعیف حدیث کو فضائل بیان کرنے کی حد تک معتبر سمجھا جاتا ہے۔ علماءِ امت نے تواتر کی حد تک موجود ان احادیث کو اپنی کتب میں بشارت اور قیامت سے قبل واقع ہونے والی علامت کی بحث میں کثرت سے نقل کیا ہے۔ خاص طور پر امام نسائیؒ نے سنن نسائی میں غزوۂ ہند پر مکمل باب باندھا ہے۔ امام بخاریؒ کے استاد امام نعیم بن حمادؒ نے کتاب الفتن میں غزوۂ ہند کے متعلق روایات کو جمع کیا ہے۔ امام احمدؒ نے اپنی مسند میں، امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں، امام بیہقیؒ نے سنن الکبری اور دلائل النبوۃ میں، امام حاکمؒ نے مستدرک حاکم میں، امام طبرانیؒ نے معجم الاوسط میں، امام سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں، امام نوویؒ نے فیض القدیر میں، امام ذہبیؒ نے تاریخ الاسلام میں، امام بغدادیؒ نے تاریخ بغداد میں، امام ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں غزوۂ ہند سے متعلق احادیث ذکر کی ہیں۔ لہٰذا تواتر کی اس حد تک پہنچی ان روایات کو موضوع کہنا محلِ نظر ہے۔ غزوۂ ہند کے متعلق مروی احادیث میں چند درج ذیل ہیں:

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے غلام تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا، دوسرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔‘‘ (مسند احمد)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ سو اگر میں شہید ہوگیا تو بہترین شہیدوں میں سے ہوں گا اگر واپس آ گیا تو میں آزاد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا۔‘‘ (سنن النسائی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یقیناً تمہارا ایک لشکر ہند سے جنگ کرے گا، اور اللہ ان مجاہدین کو فتح دے گا۔ حتیٰ کہ وہ حکمرانوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا۔ پھر جب وہ واپس لوٹیں گے تو ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ کر اس میں شرکت کروں گا، جب ہمیں اللہ تعالیٰ فتح دے دے گا تو ہم واپس آئیں گے اور میں ایک آزاد ابوہریرہ ہوں گا جو شام میں آئے گا تو وہاں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے گا۔ یارسول اللہ ﷺ اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے قریب پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ مجھے آپ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔‘‘ (کتاب الفتن: نعیم بن حماد)

اس حوالے سے علامہ عبید اللہ سندھیؒ نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث میں عام مسلمانوں سے غزوۂ ہند کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے ناکہ مسلمانوں کے کسی خاص گروہ سے، اسی وجہ سے بعض حضرات نے اپنے مبلغ علم کی بنیاد پر مختلف مصداق ٹھہرائے ہیں۔ مثال کے طور پر بلاذریؒ کی تحقیق کے مطابق ہندوستان پر مہم جوئی کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بعض مسلمان جاسوس کو ہند پر حملہ سے قبل وہاں کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا گیا، البتہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں جنگ ہوئی جس میں آپ کو کامیابی ہوئی۔ (فتوح البلدان، ص 420)

بعض حضرات نے محمد بن قاسمؒ اور محمود سبکتگینؒ کی ہندوستان کے علاقوں میں جو لڑائی ہوئی اس کو غزوۂ ہند کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ (فیض السمائی: 360/2)

لہٰذا اس غزوہ (یعنی ہند) کے حقیقی مصداق کے بارے میں کوئی صریح نص نہیں ہے کہ یہ کب ہوگا، اور اسے یقینی طور پر متعین بھی نہیں کیا جاسکتا، تاہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے اشارہ ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کے زمانے کے قریب ’’ہند‘‘ میں غزوۂ ہوگا، اس میں شریک مسلمانوں کی جماعت کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے۔ لیکن اسے قطعی طور پر ’’غزوۂ ہند‘‘ کا واحد مصداق نہیں کہا جاسکتا۔ دراصل ان احادیث میں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے حتی الوسع اپنی کوشش صرف کرنے کی ترغیب ہے اور اس کا وقوع کب ہوگا یہ بات دین کے مقاصد میں سے نہیں۔ نہ اس پر دین کا کوئی حکم موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

حقیقت یہ ہے کہ صرف غزوۂ ہند ہی نہیں بلکہ دورِ فتن و ملاحم سے متعلق اکثر احادیث مبارکہ میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کے حوالے سے حقیقی مصداق اور معین وقت کے بارے میں صریح نص نہیں ملتی۔ دجال کا ظہور کب ہوگا، حضرت مہدیؒ کب تشریف لائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب آسمان سے زمین پر واپس تشریف لائیں گے، دابۃ الارض کب زمین سے برآمد ہوگا، سورج مغرب سے کب طلوع ہوگا، یاجوج و ماجوج کون ہیں اور کب نکلیں گے ... ان سب کو اور اس نوعیت کی بیشتر دیگر احادیث کے حقیقی مصداق اور ان کے وقوع پذیر ہونے کے وقت کو مصلحتاً پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنا دین غالب کرنے کا اٹل فیصلہ فرمایا ہوا ہے: ’’وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول (ﷺ) کو الہدیٰ اور دین حق دے کر تاکہ غالب کردے اسے کل کے کل دین (نظام زندگی) پر خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔‘‘ (سورۃ التوبہ: 33)۔

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس امتحان میں ہماری کارکردگی کیسی رہتی ہے۔ لہٰذا سمجھنے اور پھر کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ ایسے حالات و واقعات پیدا کیے جائیں کہ خراسان کا علاقہ بھی تشکیل پا جائے اور مسلمانوں کے کم از کم ایک ملک میں ایسا حقیقی اسلامی نظام قائم ہو جس کے عوام وقت آنے پر حضرت مہدیؒ کی نصرت کے لیے سر پر کفن باندھ کر نکل پڑیں۔ یاد رہے کہ سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں بنی ہاشم کے چند نوجوان آئے، جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا، تو آپ ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں، اور آپؐ (کے چہرہ مبارک) کا رنگ بدل گیا، میں نے عرض کیا: ہم آپؐ کے چہرے میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جسے ہم اچھا نہیں سمجھتے (یعنی آپؐ کے رنج سے ہمیشہ صدمہ ہوتا ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہم اس گھرانے والے ہیں جن کے لیے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت پسند کی ہے، میرے بعد بہت جلد ہی میرے اہل بیت مصیبت، سختی، اخراج اور جلا وطنی میں مبتلا ہوں گے، یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے، جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے، وہ خیر (خزانہ) طلب کریں گے، لوگ انہیں نہ دیں گے تو وہ لوگوں سے جنگ کریں گے، اور (اللہ کی طرف سے) ان کی مدد ہوگی، پھر وہ جو مانگتے تھے وہ انہیں دیا جائے گا، (یعنی لوگ ان کی حکومت پر راضی ہو جائیں گے اور خزانہ سونپ دیں گے)، یہ لوگ اس وقت اپنے لیے حکومت قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور حکومت سونپ دیں گے، وہ شخص زمین کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں کے ساتھ (لشکر میں) شریک ہو، اگرچہ اسے گھٹنوں کے بل برف پر کیوں نہ چلنا پڑے۔‘‘ (سنن ابن ماجہ) لہٰذا ہم اہلِ مشرق حقیقی معنوں میں بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ بنیں۔ حالیہ واقعات نے یہ تو ثابت کردیا ہے کہ یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ ضرورت ایک ایسے حقیقی اسلامی ملک کی ہے جو اس گٹھ جوڑ کے راستے کی رکاوٹ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اشیاء کی اصل حقیقت کو سمجھنے اور حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نوٹ: اداریہ میں شامل چند تفصیلات کے حوالے سے دارالعلوم دیوبند اور جامعہ بنوریہ کراچی سے مشاورت کی گئی جس پر ہم تہہ دل سے ان کے شکر گزار ہیں۔

تمام بڑی دینی جماعتوں کی نمائندگی پر مشتمل ایک اسٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی جائے جو وزیر اعظم اور مقتدر حلقوں سے ملاقات کر کے اہل غزہ کے مسائل سے آگاہ کرے اور انہیں عملی کارروائی کی ترغیب و تشویق دے۔

انڈیا کو موثر جواب دینے کے لیے قومی یکجہتی اور ہم آہنگی ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اہل غزہ کو بھی فراموش نہ کیا جائے۔

ہمیں ایک قوم بنانے والی واحد شے کلمہ طیبہ ہے، اس کے نفاذ کی عملی جدوجہد اللہ کی مدد کا باعث ہوگی۔

کم از کم اب تو ہمیں امریکہ کی خاطر اپنے دوستوں کو دشمن بنانے کا سلسلہ بند کر دینا چاہیے!

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: 10 اپریل 2025ء کو تمام دینی جماعتوں کے علماء ایک مشترکہ کانفرنس میں شریک ہوئے اور متفقہ فتویٰ جاری کیا کہ مسلم حکومتوں پر اسرائیل کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب زبانی کلامی باتوں سے آگے بڑھ کر اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات کیے جائیں۔ آپ بھی اس کانفرنس میں شریک تھے اور آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کی کانفرنسز ہوتی رہتی ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ تمام دینی جماعتیں خود بھی صرف فتاویٰ اور کانفرنسز سے آگے بڑھ کر عملی طور پر حکومت پر دباؤ کیوں نہیں ڈالتیں۔ حالانکہ 22 کروڑ عوام فلسطین کا درد رکھتے ہیں۔ دینی جماعتیں عوام کو متحد کر کے حکومت پر دباؤ ڈال سکتی ہیں۔ کیا اللہ پوچھے گا نہیں کہ اتنی بڑی قوت ہونے کے باوجود فلسطینی مسلمانوں کی مدد کیوں نہ کی؟ تنظیم اسلامی کا موقف ہے کہ جب 2 لاکھ کارکن اس کے پاس ہو جائیں گے تو اس کے بعد اقدام ہوگا۔ یہ 2 لاکھ دوسری دینی جماعتوں کے پاس بھی ہیں وہ بھی کام آ سکتے ہیں؟ (فرحان، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: ایک اُصولی بات قرآن حکیم میں سورۃ البقرہ کی آخر میں بیان ہوئی ہے۔

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ﴾ ''اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار ٹھہرائے گا کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔''

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص منکر کو دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم)

اصولی بات یہ ہے کہ جس قدر جس کے پاس استطاعت ہے وہ اس قدر ذمہ دار اور اسی قدر رب کے سامنے جوابدہ ہے۔ مجھ سمیت ہر مسلمان جائزہ لے کہ وہ اس ضمن میں کیا کر سکتا ہے۔ وہ بھی اگر ہم نہیں کر رہے تو ہم مجرم ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خاتون خانہ ہے وہ بطور والدہ اپنے بچوں پر دینی اعتبار سے محنت کر سکتی ہے، بیوی ہے تو اپنے شوہر پر محنت کر سکتی ہے کہ وہ باہر نکل کر دین کی دعوت اور نفاذ کی کوشش کرے، منکرات کے خلاف آواز اٹھائے، ایک استاد ہے تو وہ اپنے شاگردوں پر اس حوالے سے محنت کر سکتا ہے۔ لہٰذا جو جہاں جہاں جتنی اتھارٹی رکھتا ہے وہ اس کا مکلف ہے۔ ہم نے تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے جو استطاعت میں تھا وہ کیا، ہم نے مظاہرے بھی کیے، سیمینار بھی منعقد کروائے، پریس ریلیز بھی جاری کرتے ہیں، سوشل میڈیا پر بھی مہم چلاتے ہیں، خطبات جمعہ میں بھی حکومت اور عوام کو متوجہ کرتے ہیں، اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم کو بھی عام کیا اور خود بھی اس پر کاربند رہے، اہم حکومتی، سیاسی شخصیات اور مقتدر حلقوں کو خط لکھ کر انہیں بھی جھنجھوڑنے کی کوشش کی۔ گزشتہ دنوں ہم نے فلسطین کاز کے حوالے سے کرنے کے 13 کاموں کی فہرست مرتب کی اور اسلام آباد کانفرنس میں بھی اس کو علماء کے سامنے پیش کیا۔ اس کو ہم نے تمام دینی جماعتوں اور حکومتی اداروں اور اہلکاروں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ مجلس اتحاد امت میں بھی ہم نے شریک ہو کر ان 13 نکات کو پیش کیا۔ یہ کام ہمارے اختیار میں ہیں، ہم نے کیے ہیں۔ حکومت اور مقتدر حلقوں کے پاس قوت بھی ہے، زیادہ اختیار بھی ہے وہ اگر چاہیں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ہم نے توجہ دلائی ہے کہ تمام بڑی دینی جماعتوں کی نمائندگی پر مشتمل ایک سٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی جائے جو وزیر اعظم، صدر مملکت، مقتدر حلقوں اور تمام سٹیک ہولڈرز سے ملاقات کر کے انہیں فلسطین کاز کے حوالے سے متوجہ کرے۔ اگر دینی سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی حقوق منوانے کے لیے سڑکوں پر آ سکتی ہیں، حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے دھرنے دے سکتی ہیں تو اُمت کے مشترکہ مسئلہ پر کیوں نہیں نکل سکتیں؟ فضا بھی فلسطین کے حق میں ہے، لوگ دل میں جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر حکومت پر دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ 57 مسلم ممالک مل کر سفارتی، معاشی سطح پر بہت بڑا پریشر اسرائیل پر ڈال سکتے ہیں۔ پاکستان کو اللہ نے ایٹمی صلاحیت دی ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ اسرائیل پر حملہ کر دے، کم از کم اسرائیل کو سخت تنبیہ تو کر سکتے ہیں۔

اگلی بات یہ ہے کہ ہم اس حوالے سے صرف دوسروں پر تنقید نہ کریں بلکہ اپنے بس میں جو ہے اس کو بھی کرنے کی کوشش کریں۔ اگر سوچ یہ ہو کہ امت کو نقصان پہنچتا ہے تو پہنچتا رہے، بس اپنے معاملات ٹھیک رہیں تو پھر ہمیں اُمتی ہونے کے دعویٰ پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ''یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ''اُمت ایک جسم کی مانند

ہے ،ایک حصے میں اگر تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔'' حماس کے سابق سربراہ شہید یحییٰ سنوار نے کہا تھا کہ غزہ کا مسئلہ بہت سے لوگوں کو بے نقاب کر دے گا ۔ یہ صرف اہل غزہ کا امتحان نہیں ہے بلکہ پوری اُمت کا بھی امتحان ہے۔ اہل غزہ تو اس امتحان میں کامیاب ہیں لیکن ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیے کہ ہم اس امتحان میں کہاں کھڑے ہیں۔ دنیا عمل کا میدان اور آخرت نتائج کا میدان ہے۔

سوال: میں جامعہ کراچی کی طالبہ ہوں اور تنظیم اسلامی اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی فکر سے اتفاق کرتی ہوں ، لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اگر جمعیت طلبہ کا نصب العین بھی رضاالٰہی کا حصول اور اس کے نظام کی بندگی کو قائم کرنا ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ بحیثیت طالبہ دعوت دین کے لیے جمعیت میں شمولیت اختیار کی جائے یا ان کے دروس قرآن میں شرکت کی جائے ۔ (خاتون ، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی کے درمیان صرف منہج اور طریقہ کار میں اختلاف ہے لیکن منزل بہرحال اقامت دین کی جدوجہد ہے۔ آج بھی ملت اور دین کے مختلف ایشوز پر ہم یک آواز ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ انسداد سود کا عدالتی کیس جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی نے مل کر لڑا۔ اسی طرح فلسطین کاز پر ہم ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں ، ایک دوسرے کے پروگرامز میں بھی جاتے ہیں ۔ اگر جمعیت طلبہ جامعہ کراچی میں دروس قرآن یا دعوت دین کے پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے تو اس میں شرکت کرنا چاہیے ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ خواتین کا سڑکوں پر آ کر مظاہروں میں شرکت کرنا دینی وقار اور مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا ۔ اس سے گریز کرنا چاہیے ۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام بھی پورے کراچی میں خواتین کا نظم موجود ہے ، وہاں الحمدللہ دروس قرآن کے حلقے ہوتے ہیں ، عربی گرائمر کلاسز ، سیرت النبی ﷺ کی کلاسز ، تجوید کی کلاسز کا اہتمام ہوتا ہے۔ ہماری کوئی بھی بہن اگر ان کلاسز یا دروس قرآن کے حلقوں میں شرکت کرنا چاہے تو وہ تنظیم اسلامی کے شعبہ خواتین سے رابطہ کر سکتی ہیں۔

سوال: امیر تنظیم اسلامی اپنے رفقاء کے لیے جناح کیپ اور شیروانی ڈریس کوڈ کی ہدایت کیوں نہیں دیتے ؟ (خاتون)

امیر تنظیم اسلامی: بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس بات کی حوصلہ شکنی کی ہے کہ تنظیم کے رفقاء اپنے آپ کو نمایاں کرنے یا منفرد نظر آنے کے لیے کوئی مخصوص لباس پہنیں ، جیسا کہ اکثر مذہبی جماعتوں کے لوگ اپنے حلیے یا لباس سے پہچانے جاتے ہیں ۔ ہم اس تفریق اور تقسیم کے قائل نہیں ہیں ۔ ایک دفعہ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب نے ٹی وی چینل کی ریکارڈنگ کے لیے بلایا تھا تو شیروانی پہننے کے لیے انہوں نے پابند کیا تھا لیکن عام حالات میں ہمارا موسم بھی اس کی اجازت نہیں دیتا ۔ ہمارے دین نے لباس کے بنیادی اصول طے کر دیئے ہیں ، ان کے اندر رہتے ہوئے ہم کوئی بھی لباس زیب تن کر سکتے ہیں ، البتہ شرط یہ رکھی ہے کہ وہ لباس حلال کمائی سے خریدا گیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ جس نے

> **دینی سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی حقوق کے لیے سڑکوں پر نکلتی ہیں ، دھرنے دیتی ہیں تو اہلِ غزہ کے حقوق اور مسجد اقصیٰ کی حرمت کے لیے سڑکوں پر کیوں نہیں نکل سکتیں؟**

کوئی لباس پہنا ، چاہے وہ 10 درہم کا ہو ، لیکن ایک درہم بھی حرام مال کا ہوا تو جب تک وہ لباس پہنا رہے گا ، اس وقت تک اس کی کوئی دعا قبول نہیں ہوگی ۔ (جامع ترمذی)

سوال: دین میں مرد کے لیے سر کو ڈھانپنا کتنا ضروری ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اگر کسی مرد نے سر کو ڈھانپا ہوا نہیں ہے تو وہ گنہگار نہیں ہے ، یعنی اس نے دین کے حکم کو توڑا نہیں ہے لیکن جب اپنے اسلاف کے عمل کو دیکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں تو سر کو ڈھانپنا اللہ کے نبی ﷺ کا مستقل عمل رہا اور یہ آداب میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے عمامہ شریف بھی استعمال کیا ہے ، ٹوپی کو بھی استعمال کیا ہے ۔ صحابہ کرام ؓ کے دور میں بھی یہ مسلمانوں کا مستقل عمل رہا ہے ۔ انگریزوں کی آمد سے پہلے اپنے والد یا استاد کے سامنے یا بڑوں کے سامنے ننگے سر جانا ادب کے خلاف سمجھا جاتا تھا ۔ آج اگر کوئی ننگے سر ہے تو ہم اس کو مورد الزام نہیں ٹھہرائیں گے لیکن خاص طور پر وہ لوگ جو دین کے نمائندے ہوں اور جو دین کی دعوت کو پیش کرنے والے ہیں تو انہیں اُمت کے مستقل عمل کو اختیار کرنا چاہیے۔

سوال: اکثر لوگوں کا تقاضا ہوتا ہے کہ ہم ڈاکٹر اسرار احمدؒ صاحب کا دعوتی مواد اپنے یوٹیوب یا کسی میڈیا چینل پر ڈالنا چاہتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کے لیے تنظیم کی جانب سے کیا ہدایات اور شرائط پیش کی جاتی ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: اللہ تعالیٰ ڈاکٹر اسرار احمدؒ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ جنہوں نے اُس وقت سکرین پر آنا شروع کیا جب دینی حلقوں میں اس کو معیوب سمجھا جاتا تھا ۔ آج دنیا میں کروڑوں لوگ ڈاکٹر صاحبؒ کی دعوت سے استفادہ کر رہے ہیں ۔ صرف یوٹیوب پر 80 ہزار سے زائد لوگ ڈاکٹر صاحبؒ کا مواد استعمال کر رہے ہیں ۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی کے اصول طے شدہ ہیں ۔ (1)۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی زندگی میں بھی سکرین پر آنے کا کوئی معاوضہ نہیں لیا اور آج بھی تنظیم اسلامی کی یہی پالیسی ہے کہ کسی بھی دعوتی مواد کو کمائی کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا ۔ لہٰذا جو لوگ ڈاکٹر صاحبؒ کا دعوتی مواد اپنے چینلز پر استعمال کر رہے ہیں ان سے ہم یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کو کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں ۔ (2)۔ ڈاکٹر صاحب کے دعوتی مواد میں ردوبدل نہ کریں بلکہ اصل شکل میں پیش کریں ۔ (3)۔ تھمب نیل موضوع کے مطابق اور سچائی پر مبنی ہونا چاہیے ، مبالغہ آمیز نہ ہو ۔ (4)۔ ان شرائط پر جو کوئی عمل کر رہا ہو وہ تنظیم اسلامی سے رابطہ کر لے ، اس کو ڈاکٹر صاحب کا مواد فراہم کر دیا جائے گا ۔ تاہم ایک شرط یہ بھی ہوگی کہ ان کو مسلسل مانیٹر کیا جائے گا تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ جو چیز شیئر ہو رہی ہے وہ بہتر انداز سے ہو رہی ہے یا نہیں ۔ اس کا فائدہ عوام کو بھی ہوگا اور چینل کے مالک کو بھی ہوگا کہ اس کے چینل سے دعوت کا کام زیادہ بہتر انداز سے ہوگا ۔ یہ کام ڈاکٹر صاحبؒ کے لیے بھی صدقہ جاریہ کا باعث ہوگا اور چینل کے مالک کے لیے بھی ۔ ان شاءاللہ

سوال: گزشتہ دو سال سے مجھے ایک مسئلہ کا سامنا ہے کہ بعض اوقات نیند کے دوران محسوس ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین میرے کمرے اور جسم پر ہیں اور میں جسم کو حرکت دینے سے بھی قاصر ہوں ، گویا جسم مفلوج ہو گیا ہو ۔ آیت الکرسی یا قل پڑھنے کے لیے لبوں کو ہلانا بھی مشکل ہو جاتا ہے ۔ میڈیکل سائنس اس کیفیت کو دماغ کی خرابی قرار دیتی ہے جبکہ دینی حلقے اسے جنات کا اثر بتاتے ہیں ۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ، اس حوالے سے اسلام کا موقف کیا ہے ۔ میں اس کیفیت سے کیسے چھٹکارا پاؤں؟ (خاتون)

امیر تنظیم اسلامی: احادیث کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جہاں شیاطین و جنات انسان پر اثر انداز ہو سکتے ہیں ۔ ان اثرات سے بچنے کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے کچھ دعائیں سکھائی ہیں ۔ مثلاً بیت الخلاء میں جنات انسان پر اثر انداز ہو سکتے ہیں لہٰذا اللہ کے نبی ﷺ نے بیت الخلاء میں جانے سے

پہلے یہ دعا پڑھنا سکھائی:

((اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث))

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔

اسی طرح لباس تبدیل کرنے کے موقع پر بھی دعا پڑھنا سکھائی گئی۔ زوجین کے مابین جب تعلق قائم ہوتا ہے تو اس وقت بھی شیاطین کے حملے کا امکان ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنے کے لیے بھی دعا پڑھنا سکھائی گئی۔

((بِسمِ اللهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبنَا الشَّيطانَ، وَجَنِّبِ الشَّيطانَ مَا رَزَقتَنَا)) ''اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے بچا، اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔''

اسی طرح جب زوجین کے درمیان تعلق مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد بھی پڑھنے کے لیے دعا تعلیم فرمائی گئی:

((اَللّٰهُمَّ لَاتَجعَل لِلشَّيطانِ فِيمَا رَزَقتَنِي نَصِيبًا))

''اے اللہ! جو اولاد تو مجھے دے، اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔''

یہاں رزق سے مراد اولاد ہے۔ اندازہ کیجئے کہ اولاد کی تخلیق کا عمل بعد میں شروع ہوتا ہے لیکن اس کو شیاطین کے شر سے نجات دلانے کے لیے دعا پہلے مانگی جاتی ہے۔ یہ بھی اولاد کا حق ہے کہ اس کی پاکیزہ زندگی کے لیے دعا مانگی جائے اور جب اولاد پیدا ہو جائے تو اس کی پرورش پاکیزہ اور حلال مال سے کی جائے اور اس کے کردار و عمل کو پاکیزہ بنانے کے لیے تعلیم و تربیت اللہ کے دین کی تعلیمات کے مطابق کی جائے۔ ہم ان فطری چیزوں کو غیر اہم سمجھتے ہیں اور غیر اہم چیزوں کو بڑے ایشوز بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ شادی اور منگنی میں فرسودہ اور باطل رسومات پر یا جہیز کی تیاری میں کروڑوں خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سنت رسول ﷺ پر عمل کریں تو کئی مسائل سے بچ سکتے ہیں۔ شیطان اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کی پوری جماعت انسانوں کے خلاف متحرک ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے بنی آدم! شیطان تمہیں فتنہ میں نہ ڈالنے پائے جیسے کہ تمہارے والدین کو اس نے جنت سے نکلوا دیا تھا (اور) اُس نے اُتروا دیا تھا ان سے ان کا لباس' تاکہ ان پر عیاں کر دے ان کی شرمگاہیں۔ یقیناً وہ اور اس کی ذریت وہاں سے تم پر نظر رکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں دیکھ نہیں سکتے۔'' (الاعراف:27)

شیطان کو بھی اللہ نے پیدا کیا، اس کی پارٹی کو بھی اللہ نے پیدا کیا، اللہ کے اذن کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا امتحان یہ ہے کہ ہم اللہ سے مانگیں۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے رات کو سونے سے پہلے اذکار اور دعائیں تعلیم فرمائی ہیں۔ ان میں آیت الکرسی بھی شامل ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کا پڑھنا، چہار قل کا پڑھنا، یہ سب سنت سے بھی ثابت ہے اور اس کے فوائد بھی ہیں۔ اس کے علاوہ رات کو سونے سے قبل سورۃ الملک کی تلاوت کی بھی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے تعلیم فرمائی کہ باوضو رہا کرو۔ جب بندہ باوضو رہتا ہے تو شیاطین اور جنات کے حملوں سے محفوظ رہنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر رات کو آنکھ کھل جاتی ہے اور خوف کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو اس سے نجات کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے تعلیم فرمائی کہ تعوذ پڑھ کر دائیں طرف تھوک دے۔ تین مرتبہ یہ عمل کرے۔ اس طرح کے حالات میں رات کے وقت اپنے کمرے میں سورۃ البقرہ کی آیات کی تلاوت کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ کم ازکم ایک ہفتہ یا تین دن یہ عمل کرنا چاہیے۔ اسی طرح شیاطین اور جنات کے شر سے بچنے کے لیے ہر نماز کے بعد اذکار تعلیم فرمائے گئے ہیں۔ ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ان میں، سورہ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بھی شامل ہیں۔ آج ان سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی بجائے لوگ جعلی عاملوں کے پیچھے دوڑتے ہیں اور کالے بکرے اور کالی مرغی کے نام پر کروڑوں خرچ کرتے ہیں حالانکہ اسلام میں ان جاہلانہ تصورات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ فحش فلمیں، گانے اور بے حیائی پر مبنی چیزیں دیکھنا اور ناپاکیزہ رہنا بھی ایسے اعمال ہیں جن کی وجہ سے شیاطین انسان پر حاوی ہوتے ہیں۔ ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی مدد نجات کے لیے ضروری ہے اور اللہ کی مدد کے لیے کردار اور کمائی کے ساتھ ساتھ نگاہوں اور دل کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

پہلگام واقعہ سے پہلے پوری دنیا کی نظریں غزہ پر لگی تھیں، خاص طور پر امت مسلمہ کی توجہ مسجدِ اقصیٰ کی جانب تھی۔ پہلگام میں ایک ڈراما رچا کر دنیا کی نظریں غزہ اور مسجدِ اقصیٰ سے ہٹائی گئیں۔

سوال: پہلگام واقعہ کے بعد بھارتی میڈیا نے پوری قوم کو جنگی جنون میں مبتلا کر دیا اور پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے ارباب اختیار، اسٹیبلشمنٹ اور عوام کو کیا کرنا چاہیے؟

امیر تنظیم اسلامی: اس سارے منظر نامے کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ پہلگام واقعہ سے پہلے دنیا میں غزہ کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ تھا اور پوری دنیا کی نظریں غزہ پر لگی تھیں، خاص طور پر امت مسلمہ کی توجہ مسجد اقصیٰ کی جانب تھی۔ پہلگام میں ایک ڈراما رچا کر دنیا کی نظر غزہ اور مسجد اقصیٰ سے ہٹائی گئیں۔ دوسرا مقصد پاکستان کا گھیراؤ ہے کیونکہ پاکستان واحد ایٹمی قوت ہے اور اسرائیل اور انڈیا کے مذموم عزائم کے راستے میں بڑی رکاوٹ ہے۔ غزہ کے مسلمان بھی پاکستان سے توقع لگائے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا پاکستان کو امت مسلمہ میں لیڈنگ رول ادا کرنا چاہیے۔ احادیث میں بھی ذکر ہے کہ خراسان سے مسلمانوں کا لشکر امام مہدی کی مدد کے لیے جائے گا اور خراسان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پھر یہاں علماء نے مشترکہ کانفرنس کر کے اسرائیل کے خلاف جہاد کے فتوے بھی دیئے اور حکومت اور مقتدر حلقوں پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کی کہ وہ غزہ کے معاملے میں عملی قدم اٹھائیں۔ لیکن ان سب چیزوں سے محروم کرنے کے لیے پاکستان کو اندرونی اور بیرونی طور پر مصروف رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انڈیا کو موثر جواب دینے کے لیے قومی یکجہتی اور ہم آہنگی ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اہل غزہ کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم نظریاتی اور ملی سطح پر قوم کو متحد کریں، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے تحفظات اور ناراضگیاں دور کریں اور انہیں گلے سے لگائیں۔ دشمن تو یہی چاہتے ہیں ہم آپس میں لڑ پڑیں اور دشمن سے لڑنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ ان حالات میں ہمیں ایک قوم بنانے والی واحد شے کلمہ طیبہ ہے، اسی کلمہ کی بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اور اسی کلمہ کی بنیاد پر ہم دوبارہ ایک منظم اور متحد قوم بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم نسلی، لسانی اور صوبائی تعصبات کو ہوا دینے کی بجائے کلمہ طیبہ کے نفاذ کی جدوجہد کریں۔ سودی نظام کا خاتمہ کریں۔ امریکہ اور دیگر بیرونی قوتوں کے اشاروں پر چلتے ہوئے اپنے ہی لوگوں کو دشمن بنانے کا سلسلہ بند کریں۔ اپنی ان غلطیوں کا ازالہ تب ہی ممکن ہوگا کہ جب ہم سچی توبہ کر کے اس مقصد کے لیے کھڑے ہو جائیں جس کے لیے یہ ملک بنایا گیا تھا۔ بقول شاعر

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

❁❁❁

10 مئی کی صبح افواج پاکستان کی جانب سے بھارتی جارحیت کا بھرپور جواب دیا گیا۔

پاکستان کے خلاف سازش میں بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے 14 سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ یہود اور مشرکین مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

احادیث میں ایک بہت بڑی جنگ کی پیش گوئی موجود ہے، جسے ملحمۃ العظمیٰ یا آرمیگاڈان کہا گیا ہے۔

اللہ کے دین کے قیام کی جدوجہد کو ہم مشن بنالیں تو ہمارے اندرونی اختلافات بھی ختم ہو جائیں گے اور ہم مل کر اپنے دشمنوں کو بھرپور جواب بھی دے سکیں گے۔

"پاک بھارت جنگ" کے تناظر میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کا پالیسی بیان

10 مئی کی صبح نماز فجر کے بعد توقع تھی اور خواہش بھی تھی کہ افواج پاکستان کی طرف سے بھارت کو جواب دیا جائے گا اور الحمدللہ! بھرپور جواب دیا گیا۔ پاکستان کے خلاف دشمن قوتوں نے جو ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا تھا وہ اللہ کے فضل سے ناکام ہوا۔ پاکستان کے خلاف اس منصوبے میں بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ بھی کھل کر سامنے آیا۔ بھارت نے پاکستان کے خلاف جو ڈرونز استعمال کیے، وہ اسرائیلی تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آج سے 14 سو سال پہلے ہی بات بتادی تھی کہ یہود اور مشرکین مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہوں گے۔ آج یہود گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور دوسری طرف انتہا پسند ہندو اکھنڈ بھارت کے نام پر مسلمانوں کا لہو بہا رہے ہیں۔ ان کی پشت پر امریکہ موجود ہے۔ یہ ابلیسی اتحاد ثلاثہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا بھی دشمن ہیں۔ سابق اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد کہا تھا کہ پاکستان ہمارا سب سے بڑا اور اصل دشمن ہے۔ آج نیتن یاہو کہتا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہونی چاہیے۔ دوسری طرف مودی بھی یہی چاہتا ہے۔ یہ یہود و ہنود، اللہ کے منکر اور باغی ہیں لیکن اللہ کا منصوبہ کچھ اور ہے۔ اس نے پاکستان ہمیں رمضان کی 27 ویں شب (نزول قرآن کی شب) کو عطا کیا اور پھر چھپڑ پھاڑ کر اس کو ایٹمی صلاحیت اور میزائل ٹیکنالوجی بھی عنایت کردی۔ پھر جب بھی دشمنوں نے اس کو مٹانے کی سازش کی تو اللہ نے پاکستان کی مدد کی اور اس کو بچالیا۔ یہی ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس مملکت خداداد سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر بیماری کا علاج اس سے پہلے پیدا کر دیتا ہے، اسرائیل ایک بیماری ہے اور پاکستان اس کا علاج ہے۔

قرآن کی سورۃ الانفال کی آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار کے مقابلے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق جنگی صلاحیت بڑھاؤ، جنگی ساز و سامان تیار رکھو تاکہ اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمنوں کو مرعوب رکھ سکو۔ مستقبل کا منظر نامہ بھی احادیث کی روشنی میں ہمارے سامنے ہے۔ احادیث میں ایک بہت بڑی جنگ کی پیش گوئی بھی موجود ہے جسے ملحمۃ العظمیٰ یا آرمیگاڈان کہا گیا ہے، اس کا میدان مشرق وسطیٰ میں سجے گا۔ اسی دور میں امام مہدی کا ظہور اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ہوگا اور خراسان سے مسلمانوں کا لشکر ان کی مدد کے لیے جائے گا جو ایلیا (یروشلم) میں جا کر جھنڈے گاڑے گا۔ خراسان میں شمالی پاکستان اور افغانستان کا علاقہ آتا ہے۔ احادیث میں یہ بھی پیش گوئی موجود ہے کہ مستقبل میں اللہ کا دین پوری زمین پر غالب ہوگا۔

ہمیں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس منصوبے میں پاکستان سے کام لے گا۔ اسی لیے اس مملکت خداد کی بہت زیادہ اہمیت ہے کہ اس کا واسطہ اسلام کے سب سے بڑے دشمنوں یعنی بھارت اور اسرائیل سے پڑا ہے۔ اس لیے بہت ضروری ہے کہ عوام بھی فوج کے ساتھ کھڑے ہوں اور قومی یکجہتی اور ہم آہنگی کا مظاہرہ اسی طرح کیا جائے جس طرح بھارت کے خلاف حالیہ جنگ میں کیا ہے۔ اپنے اندرونی اختلافات مل جل کر حل کر لیں لیکن پاکستان کے دشمنوں کے خلاف حکومت، اپوزیشن، عوام، سب کے سب متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

مستقبل میں اس خطے کے مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے جو کام لینا ہے، اس کے لیے اپنی تیاری کرنی چاہیے۔ ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر لیا ہے اور اسلام کے نفاذ میں ہی اس کی بقاء اور استحکام مضمر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اس مملکت میں اللہ کے دین کے قیام کی جدوجہد میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ ہمیں دین اسلام کی خدمت کے لیے قبول کر لے۔ ان شاء اللہ۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اگر ہم اللہ کے دین کو اپنا مشن بنائیں گے تو ہمارے اندرونی اختلافات بھی ختم ہو جائیں گے اور ہم سب مل کر اسلام کے بڑے دشمنوں، اسرائیل اور بھارت کے خلاف بھی لڑ سکیں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:29)

"کافروں پر بہت بھاری اور آپس میں بہت رحم دل ہیں"

مسلمان کا سب سے بڑا سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہماری افواج کا موٹو بھی ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اگر اس پر عمل درآمد ہوگا تو ان شاء اللہ، اللہ کی مدد آئے گی اور ہم بھارت اور اسرائیل کو بھی شکست دے پائیں گے۔ جنگی صلاحیت بھی ضروری ہے مگر سب سے بڑھ کر ہمیں اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو نیست و نابود کردے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

اگر مذاکرات ہوتے ہیں تو بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بھارتی دہشت گردی کے ثبوت کھل کر سامنے لائے جائیں: رضاء الحق

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس کا سب سے بڑا محافظ اللہ تعالیٰ ہے: ڈاکٹر ضمیر اختر خان

اگر مادی وسائل کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہم بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے مگر ہمارے پاس وہ چیز ہے جو بھارت کے پاس نہیں ہے اور وہ ہے جذبہ ایمانی: ملک شیر افگن

میزبان: وسیم احمد

''حالیہ پاک بھارت جنگ: کیا کھویا کیا پایا؟''

پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

سوال: امریکی ثالثی کی وجہ سے حالیہ پاک بھارت جنگ بند تو ہوگئی لیکن نریندر مودی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آ رہا۔ اپنے حالیہ خطاب میں اس نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف جنگ رُکی ہے، ختم نہیں ہوئی۔ اس کا بیانیہ ہے کہ دہشت گردی، تجارت اور مذاکرات ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس تناظر میں آپ پاک بھارت تعلقات کو مستقبل میں کس طرف جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں؟

رضاء الحق: نریندر مودی کا تعلق جس جماعت یا گروہ سے ہے اس میں انتہا پسندی اور پاکستان دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے عزائم سے باز نہیں آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن کی مخالفت کے باوجود اس نے پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو سرخرو کیا، اس پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جہاں تک ڈونلڈ ٹرمپ کا تعلق ہے تو وہ کاروباری ذہنیت کا آدمی ہے، جہاں بھی جاتا ہے پہلے تجارت پر ڈیل کرتا ہے اور اس کے بعد دوسرے امور پر بات کرتا ہے۔ یورپین یونین کے ساتھ بھی اس کا یہی معاملہ چل رہا ہے۔ نریندر مودی کے ساتھ بھی بھارت کے کاروباری لوگ ہیں جو الیکشن میں اس کے لیے پیسہ لگاتے ہیں اور اسے جتواتے ہیں لیکن نریندر مودی اب امریکہ اور اسرائیل کے کہنے پر کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔ لہٰذا جب تک مودی حکومت میں ہے اس وقت تک امن کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ وہ بلوچستان میں بھی دہشت گردی میں ملوث ہے، مقبوضہ کشمیر میں بھی پہلگام جیسے کئی واقعات کروا چکا ہے جن کا مقصد صرف پاکستان پر الزام لگانا ہوتا ہے۔ اگر مذاکرات ہوتے ہیں تو بھارت کی اس دہشت گردی کے ثبوت کھل کر پیش کیے جائیں اور سفارتی سطح پر بھی دنیا پر واضح کیا جائے کہ بھارت بلوچستان میں اور افغان بارڈر پر کس طرح دہشت گردی کو پروموٹ کر رہا ہے۔ RSS کا نظریہ اور سوچ تو پوری دنیا کے سامنے آ چکی ہے۔ ان کی نئی پارلیمان کی عمارت پر اکھنڈ بھارت کا نقشہ سرعام لگایا جا چکا ہے جو انتہا پسندانہ عزائم کی عکاسی کرتا ہے جس میں پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، بھوٹان، نیپال اور سری لنکا سمیت کئی ممالک کو صفحہ ہستی سے مٹا کر بھارت میں ضم کرنا شامل ہے۔ پاکستان کو سفارتی سطح پر ان کے مذموم عزائم اور مقاصد کو بے نقاب کرنا چاہیے۔ ٹرمپ نے کشمیر کے معاملے میں ثالثی کی جو پیش کش کی ہے اس میں بھی خدشہ یہ ہے کہ وہ پاکستان اور چین کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: پاک بھارت جنگوں میں بھارت کی عددی برتری کے باوجود ہمیشہ پاک فضائیہ کو برتری حاصل رہی ہے، اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

ملک شیر افگن: موجودہ ٹیکنالوجی کے دور میں جس کے پاس ایئر سپرمیسی اور پوری تیاری ہوگی وہی جیتے گا کیونکہ اب کونونشنل وار کا دور نہیں رہا، اب جہازوں کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہونا ضروری نہیں۔ ایسے میزائل آ گئے ہیں جو بہت دور سے دشمن کے طیاروں کو نشانہ بنا سکتے ہیں مگر اس کے لیے آپ کے پاس جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ پوری منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔ دوسری اہم چیز جذبہ ہے۔ بھارت عددی اور مادی اسباب کے لحاظ سے ہم سے بہت آگے ہے، جبکہ دوسری طرف پاکستان کے پاس محدود مادی وسائل ہیں۔ لہٰذا ہم پاک فضائیہ کے جوانوں کو شروع دن سے ہی یہ سکھاتے آئے ہیں کہ ہمیں انہی محدود وسائل میں رہتے ہوئے دشمن کو شکست دینی ہے۔ ان کی عسکری تربیت بھی اسی تناظر میں کی جاتی ہے کہ ہم نے محدود وسائل کے ساتھ کیسے جنگ لڑنی ہے۔ اگر وسائل کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہم بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے مگر یہاں صرف ایک چیز ہمارے کام آتی ہے اور وہ ہے جذبہ ایمانی۔ ہمارے جوانوں میں شہادت کا جو جذبہ ہے وہ دشمن سے ٹکرانے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے ہی ہم نے جے ایف 17 تھنڈر بنایا کیونکہ باہر سے جو طیارے ہم منگواتے تھے ان کی مرمت کے لیے پرزے دستیاب نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا ہم نے سوچا کہ ہم خود ایک طیارہ بنائیں تاکہ مستقبل میں ایسے مسائل کا سامنا نہ ہو۔ پاک فضائیہ دنیا کی واحد ایئر فورس ہے جو اس وقت خود طیارے بنا رہی ہے۔ اس کا فائدہ آج پاکستان کو حاصل ہوا ہے۔ بے شک اس میں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ تھی ورنہ اتنے کم وسائل کی وجہ سے ہم طیارہ نہ بنا پاتے۔

سوال: حالیہ جنگ میں انڈیا نے کیا کھویا ہے کیا پایا؟

رضاء الحق: بھارت میں 2025ء کے اختتام تک انتخابات ہوں گے۔ لہٰذا نریندر مودی اور اس کی پارٹی کو ایک فائدہ یہ ہوگا کہ وہ پاکستان کے خلاف نفرت کو استعمال کر کے ہندو انتہا پسند طبقے کا ووٹ حاصل کرے گا، کیونکہ وہ شکست میں بھی ڈھٹائی کے ساتھ بیانیہ گھڑنے کے ماہر ہیں، وہ ہندو طبقے سے وعدے کریں گے کہ ہم پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے وغیرہ وغیرہ اور ہندو طبقہ ان کی بات مان لے گا۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا ہے کہ بھارت کو امریکہ اور اسرائیل کی طرف سے مزید مدد حاصل ہو جائے گی کیونکہ چین کے مقابلے میں بھارت کو کھڑا کرنا ان کی مجبوری ہے۔ ان فوائد کی بنسبت بھارت کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر بھارت کو زعم تھا کہ وہ اس

خطہ میں ایک سپر پاور ہے لیکن حالیہ جنگ کے بعد اس کا یہ بھرم ٹوٹ گیا اور واضح ہو گیا کہ اس خطہ کی سپر پاور چین ہے جو اقتصادیات اور ٹیکنالوجی میں بھارت سے کئی گنا آگے ہے۔ بھارت کا جی ڈی پی 3 ٹریلین ڈالر ہے جبکہ چین کا جی ڈی پی 18 ٹریلین ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح ٹیکنالوجی میں بھی چین کئی گنا آگے ہے۔ حالیہ جنگ کی وجہ سے بھارت کو معاشی نقصان بہت پہنچا ہے اور اس کی اکانومی کو مزید نقصان ہوگا۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے سرمایہ کاری کم ہوگی، روٹس کھلے نہیں رہیں گے، صنعت میں نمایاں کمی ہوگی اور برآمدات میں بھی کمی آئے گی۔ بھارت نے من موہن سنگھ کی پالیسی کی وجہ سے جو ترقی کی تھی اس ترقی کا سفر رک جائے گا۔ پھر یہ کہ بھارت کی جنگی صلاحیت کا بھانڈا بھی بیچ چوراہے میں پھوٹ چکا ہے اور برتری کا تصور خاک میں مل گیا ہے۔ فرانس نے رافیل طیارے دیئے تھے، روس نے ایس 400 دفاعی سسٹم دیا تھا، اسرائیل نے ڈرون ٹیکنالوجی فراہم کی تھی، ان سب کا اعتماد بھی بھارت پر سے اُٹھ جائے گا اور آئندہ کے لیے وہ بھارت سے معاہدے کرنے سے پہلے سوچیں گے۔ اسی طرح سارک ممالک میں بھارت کا جو رعب داب تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔ پاکستان کے علاوہ بھارت کے دیگر پڑوسی ممالک بھی بھارت کے سامنے سر اُٹھائیں گے۔ پھر یہ کہ بھارت میں جاری علیحدگی پسند تحریکوں کو بہت زیادہ تقویت ملے گی۔ سکھوں نے تو حالیہ جنگ میں بھی کھل کر بھارت کی مخالفت کی ہے اور پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ پاک بھارت تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے۔ اسی طرح مغربی بنگال میں بھی بھارت کو مشکلات کا سامنا ہوگا۔ ہنری کسنجر نے کہا تھا کہ امریکہ کا دشمن تو امریکہ سے بچ سکتا ہے مگر دوست نہیں بچ سکتا۔ اب بھارت کے اندر سے یہ آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ امریکہ نے بھارت کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اسی طرح BRICS میں روس، چین، برازیل، جنوبی افریقہ اور بھارت شامل تھے۔ اب شاید اس سے بھی بھارت کو نکال دیا جائے۔ بہرحال مستقبل میں بھارت کو بہت زیادہ نقصان ہونے والا ہے۔

سوال: کیا وجہ ہے کہ موجودہ دور میں فضائیہ کا کردار یا ایئر سپرمیسی کسی بھی جنگ میں کامیابی کا معیار بن گیا ہے؟

ضمیر اختر خان: قرآن مجید میں غزوہ بدر کو اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ اس دن 313 مجاہدین نے کفار کے ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیات 17 تا 19 میں اس پر تبصرہ فرمایا۔ اس میں ہمارے لیے بھی سبق ہے اور انڈیا سمیت تمام کفار کے لیے بھی پیغام ہے:

''پس (اے مسلمانو!) تم نے انہیں قتل نہیں کیا' بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا' اور جب آپؐ نے (ان پر کنکریاں) پھینکی تھیں تو وہ آپؐ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں' تاکہ اللہ اس سے اہل ایمان کے جوہر نکھارے خوب اچھی طرح سے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا' جاننے والا ہے۔ یہ تو ہو چکا' اور (آئندہ کے لیے بھی سمجھ لو کہ) اللہ کفار کی تمام چالوں کو ناکام بنا دینے والا ہے۔ اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو تمہارے پاس (اللہ کا) فیصلہ آ چکا اور اگر اب بھی تم باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے' اور اگر تم پھر یہی کرو گے تو ہم بھی یہی کچھ دوبارہ کریں گے اور تمہاری یہ جمعیت تمہارے کسی کام نہیں آ سکے گی خواہ کتنی ہی زیادہ ہو' اور یہ کہ اللہ اہل ایمان کے ساتھ ہے۔''

> **پاک فوج نے بنیان مرصوص کے قرآنی نام سے آپریشن کیا، اللہ نے لاج رکھ لی، اسی طرح اگر ہم اصل مقصد کی طرف پیش قدمی کریں گے، جس کے لیے یہ ملک حاصل کیا تھا تو اللہ کی کتنی مدد آئے گی۔**

حالیہ دنوں میں پاکستان پر ایک سخت آزمائش آئی۔ اللہ نے اس میں ہمیں سرخرو کیا، ماضی کی جتنی بھی ناکامیاں تھیں ان کو دھو دیا ہے۔ ہم پاک فوج، خصوصاً پاک فضائیہ کو متوجہ کرنا چاہیں گے کہ وہ اس ضمن میں کریڈٹ لینے کی کوشش نہ کرے کیونکہ یہ صرف اللہ کی مدد سے ممکن ہوا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ ہم عاجزی اختیار کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے تو آپ ﷺ نے خود کو اللہ کے سامنے اتنا جھکایا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اونٹ کے کجاوہ کو چھو رہی تھی اور آپ ﷺ کی زبان پر اللہ کی حمد اور شکر کے کلمات مسلسل جاری تھے۔ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے، اس کی حفاظت کرنا یقیناً عالم اسباب میں ہمارے ذمے ہیں لیکن اصل میں اس کا محافظ اللہ ہے۔ پاک فوج نے ''بنیان مرصوص'' کے قرآنی نام سے آپریشن کیا، اللہ نے لاج رکھ لی، اسی طرح اگر اصل مقصد کی طرف پیش قدمی کریں گے، جس کے لیے یہ ملک حاصل کیا تھا تو اللہ کی کتنی مدد آئے گی اور یہ ملک کتنا مضبوط ہوگا۔ تب نریندر مودی تو کیا پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں بھی کچھ نہیں کر پائیں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اسباب کے لیے لحاظ سے بہت ضروری ہے اور اللہ اس کا حکم بھی دیتا ہے:

''اور ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ۔'' (الانفال:60)

اگر اسباب اور وسائل کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بھارت ہم سے کئی گنا آگے ہے۔ اس کے پاس رافیل تھا جس کی صلاحیت کو دنیا میں تسلیم کیا گیا تھا۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کے حامل اسرائیل اور امریکہ بھی بھارت کی پشت پر تھے۔ اسرائیلی ڈرون ہماری فضاؤں میں گھومتے رہے۔ لیکن اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی مدد کی اور دشمنوں کے گٹھ جوڑ کو شکست ہوئی۔ لہٰذا اصل چیز مشین یا ٹیکنالوجی نہیں بلکہ اللہ کی مدد ہے۔ پاک فضائیہ کو یہ برتری حاصل تھی یہ اللہ کے لیے لڑ رہے تھے اور شہادت ان کو مقصود و مطلوب تھی۔ پاک فوج کا ماٹو بھی ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اگر اس پر عمل ہوگا تو آئندہ بھی ان شاء اللہ، اللہ کی مدد حاصل رہے گی اور قیامت سے پہلے عالمی خلافت میں پاکستان کا کردار نکھر کر سامنے آئے گا۔ ان شاء اللہ!

سوال: امریکہ ایک عرصہ سے اس خطے میں بھارت کو چائنہ سے مقابلے کے لیے سپورٹ اور پروموٹ کر رہا ہے، کیا بھارت کی حالیہ شکست اور ناقص کارکردگی امریکہ کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر سکے گی؟

ضمیر اختر خان: جس طرح روس سے مقابلے کے لیے پاکستان سے بہتر اس خطہ میں کوئی ملک نہیں تھا تو امریکہ نے پاکستان کو اتحادی بنایا، اسی طرح چین سے مقابلہ کے لیے بھارت سے بہتر امریکہ کا اتحادی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتے، البتہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو ٹیکنالوجی اور صلاحیت میں مزید بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے رافیل کے متبادل کوئی ٹیکنالوجی بھارت کو فراہم کی جائے۔

سوال: سائبر وارفیئر سے کیا مراد ہے اور حالیہ جنگ میں پاکستان نے سائبر ٹیکنالوجی سے کیا مدد حاصل کی اور اس کا پاکستان کی فتح میں کتنا کردار تھا؟

ملک شیر افگن: جب ہم نے جے ایف 17 تھنڈر طیارہ بنایا تو چین نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھی جے ایف 17 ایئر کرافٹ کو اپنے فلیٹ میں انڈکٹ کرے گا مگر اس نے نہیں کیا۔ اس کی وجہ سے بین الاقوامی شوز میں

جب ہم جے ایف 17 کو ڈسپلے کرتے تھے تو لوگ پوچھتے تھے کہ اس کو چین کیوں نہیں اُڑا رہا۔ اس وجہ سے ہمارا یہ طیارہ سیل نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اب جے ایف 17 کی کارکردگی دیکھتے ہوئے دنیا اس کی طرف متوجہ ہوگی اور ہو سکتا ہے کئی ممالک جے ایف 17 کو خریدنے کے لیے پاکستان کے ساتھ معاہدے کریں۔ سائبر وار فیئر کی بات کریں تو آج کی فضائی جنگ صرف جنگی جہازوں اور میزائلز وغیرہ تک محدود نہیں ہے بلکہ آج اس میں جیمرز، ایسکارٹس، الیکٹرانک وار فیئر گرافکس اور شوٹرز بھی شامل ہیں اور ان کی کارکردگی میں ایک بڑا حصہ سائبر وار فیئر کا بھی ہوتا ہے۔ ہم نے سائبر وار فیئر ٹیکنالوجی کسی سے نہیں لی، بلکہ ہم نے خود بنائی ہے۔ یہ وہ راز ہے جو ہم کسی سے شیئر نہیں کرتے کہ ہم دشمن کے طیاروں کو کس طرح جام کرتے ہیں۔ ابھینندن کا طیارہ بھی ہم نے اسی طرح جام کیا تھا جس کی وجہ سے اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ ہماری سرحدوں میں داخل ہوگیا ہے۔ اس ٹیکنالوجی سے ہم دشمن سے ایسی غلطیاں کرواتے ہیں جس سے وہ ہماری گرفت میں آجاتا ہے۔

سوال: حالیہ جنگ میں اللہ تعالیٰ نے پاک فوج کو جو فتح نصیب فرمائی اس کے بعد کہا جارہا ہے کہ پاک فوج نے 1971ء کی شکست کا داغ دھو دیا ہے، مستقبل میں پاک فوج کو سرنڈر کرنے والی فوج کا طعنہ نہیں سننے پڑے گا۔ کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

ضمیر اختر خان: 1971ء کے حالات میں اور موجودہ حالات میں جو فرق ہے اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ اگرچہ موجودہ دور میں بھی پاکستان کے اندرونی حالات زیادہ اچھے نہیں ہیں لیکن 1971ء میں مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی تحریک عروج پر تھی اور بھارت کو یہ برتری بھی حاصل تھی کہ اس کی سرحدیں بنگال کے ساتھ ملتی تھیں اور وہ براہ راست مداخلت کر رہا تھا جبکہ مغربی پاکستان بنگال سے بہت دور تھا۔ بنگالیوں کی اکثریت بھی پاک فوج کے خلاف ہوچکی تھی جس کی وجہ سے پاک فوج کے لیے اپنا کردار ادا کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ بہرحال پاکستانی عوام، فوج اور سیاستدانوں کو اس سانحہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور اندرونی سطح پر جو اختلافات ہیں، انہیں مل بیٹھ کر حل کرنا چاہیے۔ تمام ادارے آئین کے دائرے میں رہ کر کام کریں، فوج کو بھی سیاست میں ملوث نہیں ہونا چاہیے، آئین میں اس کا جو کردار طے ہے اس پر فوکس کرے تو عوام میں اس کا اعتماد بڑھے گا اور اس کی صلاحیت بھی بڑھے گی۔ حالیہ جنگ میں پاک فوج، خصوصاً پاک فضائیہ نے جو کارکردگی دکھائی ہے، اس کی وجہ سے پاک فوج کا امیج بہت بہتر ہوا ہے، اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر پاک فوج کو عوام کے اندر اپنا اعتماد مزید بڑھانا چاہیے اور آئندہ کے لیے ان غلطیوں کو دہرانے سے گریز کرنا چاہیے جن کی وجہ سے عوام میں فوج کو متنازعہ بنایا جاتا ہے۔

سوال: پہلگام واقعے کے بعد دو ہفتے تک بھارت پاکستان کو دھمکیاں دیتا رہا اور پھر اس نے آپریشن سندور شروع کر دیا۔ جب تک بھارت کو مار نہیں پڑی اس وقت تک امریکہ بھی خاموش تماشائی بنا رہا لیکن جیسے ہی بھارت کو نقصان پہنچا تو امریکہ ثالثی کے لیے تیار ہوگیا۔ آپ یہ بتائیے کہ اگر انڈیا کو مار نہ پڑتی تو تب بھی امریکہ ثالثی کے لیے راضی ہوتا؟

ملک شیر افگن: پاکستان کے سیاسی اور معاشی عدم استحکام کی وجہ سے دنیا یہ سوچ رہی تھی کہ پاکستان اندر سے کھوکھلا ہو چکا ہے اور انڈیا کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ لیکن دنیا کو معلوم نہیں کہ ہمارا فوجی جوان ہر چیز سے لاتعلق ہو کر ملک کے دفاع کے لیے تیاری کر رہا ہوتا ہے۔ اسے جنگ میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہماری فوج ہر قسم کے حالات کے لیے پہلے سے تیار ہوتی ہے اور اگر ہمیں دیوار سے لگایا گیا تو ہم ایٹمی طاقت بھی آزمانے سے گریز نہیں کریں گے۔

سوال: پہلگام واقعہ کے بعد نریندر مودی نے سب سے پہلا اور سب سے بڑا ایکشن یہ لیا کہ سندھ طاس معاہدہ معطل کر دیا۔ اب چونکہ سیز فائر ہو چکا ہے، حالات معمول پر آ رہے ہیں تو کیا اس کے باوجود بھی سندھ طاس معاہدہ منسوخ رہے گا؟

رضاء الحق: سندھ طاس معاہدہ عملی طور پر تو معطل ہی ہے۔ بھارت جب چاہتا ہے پانی روک لیتا ہے اور جب چاہتا چھوڑ دیتا ہے۔ اب اگر مذاکرات ہوتے ہیں تو پاکستان کو اس حوالے سے بھی بات کرنی چاہیے اور خاص طور پر IMF کے قرضے کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہیے کہ ہمارا قرض رائٹ آف کر دیا جائے۔ لاطینی امریکہ میں اس کی مثال موجود ہے جس نے اسی طرح قرض معاف کروایا تھا۔ اسی طرح یہ شرط بھی رکھی جائے کہ کشمیر کے خصوصی آئینی سٹیٹس کو بحال کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمیں شملہ معاہدہ پر بھی نظر ثانی کرنی چاہیے۔ جب تک آپ کے پاس طاقت نہیں ہوگی تب تک آپ کی بات نہیں مانی جائے گی۔ مسئلہ کشمیر بھی صرف طاقت سے ہی حل ہوگا۔

سوال: پاک بھارت کشیدگی ختم کرنے اور خطہ میں امن قائم کرنے کے لیے آپ دونوں ممالک کی حکومتوں کو کیا مشورہ دیں گے؟

رضاء الحق: قرآن مجید میں سورۃ المائدہ کی آیت 82 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یقیناً تم اہل ایمان سے دشمنی میں سب سے بڑھ کر یہود اور مشرکین کو پاؤ گے۔'' اس وقت انڈیا اور اسرائیل کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آچکی ہے، مسلمانوں کو مٹانا ان کے عزائم میں شامل ہے۔ لہٰذا امن کی طرف جانے والا راستہ بند ہو چکا ہے۔ جس طرح اسرائیل مسلم ممالک پر قبضہ کر کے گریٹر اسرائیل بنانا چاہتا ہے اسی طرح انڈیا بھی اکھنڈ بھارت کا خواب پورا کرنا چاہتا ہے۔ ان دونوں کے راستے میں پاکستان سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج اس سے پہلے پیدا کیا ہے۔ اسرائیل ایک بیماری ہے اور اس کا علاج پاکستان ہے۔ احادیث میں بھی تذکرہ ہے کہ اس خطہ سے اسلامی لشکر امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت کے لیے جائیں گے اور یروشلم میں جا کر فتح کا پرچم لہرائیں گے۔ دشمن یہ بات جانتے ہیں اسی لیے وہ پاکستان کو اندرونی اور بیرونی طور پر کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی مستقبل کے منظر نامے کو مدنظر رکھ کر تیاری کرنی چاہیے۔ سب سے اہم کام جو ہمیں کرنا چاہیے وہ دین سے جڑنا ہے اور دین کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنا ہے کیونکہ اس خطہ میں اسلام غالب ہوگا تو پھر یہاں سے اسلامی لشکر بھی نکلیں گے اور وہ مشرق وسطیٰ میں دجال کے خلاف بھی جنگ کریں گے اور اس خطہ میں غزوہ ہند بھی لڑیں گے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔
2۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان: سابق ونگ کمانڈر پاک فضائیہ اور سینئر رفیق تنظیم اسلامی
3۔ ملک شیر افگن: سابق ایئر کموڈور پاک فضائیہ اور سینئر رفیق تنظیم اسلامی

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔

اگر بھارت میں جمہوریت ہے تو......

ابو موسیٰ

سانحہ پہلگام کو بنیاد بنا کر بھارت نے جو لڑائی پاکستان پر مسلط کی تھی اس میں پاکستان اللہ کے فضل وکرم سے کامیاب اور فتح مند ہوا جبکہ بھارت کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا، راقم بھارت کی شکست کو بھی شرمناک نہ کہتا بلکہ شاید مزید نرمی اختیار کرتے ہوئے صرف یہ کہہ دیتا کہ اس لڑائی میں پاکستان کا پلڑا بھاری رہا ہے۔ اس لیے کہ پاکستان کی بعض دفاعی عمارتوں کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے لیکن جس امر نے مجھے بھارت کے لیے شرمناک شکست کے الفاظ استعمال کرنے پر مجبور کیا وہ یہ تھا کہ بھارت نے لڑائی کے آغاز ہی میں جس ڈھٹائی سے خوفناک اور احمقانہ جھوٹ بولے اُس کی بہت کم مثال ملتی ہے۔ اگرچہ کسی نے درست کہا ہے کہ جنگ میں پہلا قتل سچ کا ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پاکستان نے بھی اپنے نقصانات کے حوالے سے کچھ جھوٹ بولا ہے۔ لیکن بھارت کے احمق میڈیا نے تو صرف اور صرف جھوٹ ہی کا سہارا لیا۔

وقتی طور پر بیرون ملک پاکستانی بہت پریشان ہوئے جب اُنہوں نے سنا کہ اسلام آباد خدانخواستہ تباہ ہوگیا، لاہور میں کوئی نظر نہیں آرہا اور کراچی کی بندرگاہ تباہی کا شکار ہوگئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ بھارت کو یہ معلوم ہونا چاہیے تھا کہ سچ میں اگر جھوٹ کی ملاوٹ کی جائے تو اس کو دنیا کسی حد تک ہضم کر لیتی ہے۔ لیکن یہ احمقانہ سوچ ہے کہ صدفی صد جھوٹ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اب بھارت دس روزہ فتح کا جشن منانے کا اعلان کر کے اپنی بے شرمی پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ پنجابی کہاوت ہے: ''جنے لائی لوئی اُودھا کی کرے کوئی'' یعنی جو بے شرمی کی تمام حدود کراس کر جائے اُس کا کوئی علاج نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس لڑائی میں پاک فضائیہ کی کارکردگی انتہائی قابل تحسین تھی۔ 10 مئی بروز ہفتہ چند گھنٹوں میں ہی فضاؤں میں پاکستان کو واک اوور مل چکا تھا پاکستان نے پانچ طیارے گرائے جن میں دو رافیل تھے۔ رافیل آج تک کبھی کسی dog fight یا combat میں تباہ نہیں ہوا تھا، حقیقت میں یہ رافیل کی کمتری نہیں تھی بلکہ بھارتی پائلٹ ہی نالائق اور نکمے تھے اور پاکستان کے پائلٹوں کے ذہن وقلب میں جذبہ شہادت کارفرما تھا اور یہ میرے اللہ کا خصوصی فضل تھا۔ مارکیٹ میں فوری طور پر رافیل کے شیئر گر گئے جو مسلسل گرتے جا رہے ہیں۔ نااہل اور بزدل بھارتیوں نے یہ زیادتی صرف رافیل بنانے والے فرانسیسی کمپنی سے نہیں کی بلکہ روس کے S-400 دفاعی نظام کو بھی کافی حد تک ناکارہ کروا لیا۔ پاک فضائیہ کے شاہینوں نے انتہائی نیچی پرواز کر کے خود کو راڈار سے محفوظ کیا اور S-400 جیسے زبردست دفاعی نظام کا دھڑن تختہ کر دیا۔

بہرحال وہ امریکی صدر ٹرمپ جو کہہ رہا تھا کہ یہ دونوں (پاکستان اور بھارت) ہزار سال سے لڑ رہے ہیں یہ جانیں اور ان کا کام، امریکہ کا کوئی لینا دینا نہیں۔ وہ امریکہ بیچ میں آیا اور سیز فائر ہوگئی۔ پاک بھارت تصادم میں جو حقیقت کھل کر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جنگ کم از کم 90،80 فیصد اب زمین سے فضاؤں کو منتقل ہو چکی ہے۔ فضاؤں کا فاتح پھر زمین پر کارروائی آگے بڑھاتا ہے۔ پھر یہ کہ دشمن پر سائبر حملہ بھی آج کے دور کا اہم ہتھیار ہے پاکستان نے اس ہتھیار کو بھی بڑی خوبی اور مہارت سے استعمال کیا۔ یہی کچھ غزہ میں ہو رہا ہے، اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کی فضاؤں پر مکمل کنٹرول حاصل نہ ہوتا تو حماس زمین پر اُس کی وہ درگت بناتا کہ تاریخ بالکل برعکس نقشہ دکھا رہی ہوتی۔ البتہ ایک بار پھر پاکستان سفارتی اور مذاکراتی سطح پر امریکہ سے وہ بات منوانے میں ناکام رہا جو اس کا حق تھا۔ راقم یہ تو ہرگز نہیں کہتا کہ سیز فائر کے لیے مسئلہ کشمیر کے حل کی شرط رکھی جاتی اس لیے کہ یہ تو پون صدی پرانا مسئلہ ہے اسے سیز فائر کے لیے بطور شرط تو نہیں رکھا جا سکتا تھا البتہ سندھ طاس معاہدہ جسے بھارت نے پہلگام دہشت گردی کا عذر لنگ تراش کر معطل کر دیا تھا اُس کی بحالی کے بغیر سیز فائر ہونا ہماری سفارتی ناکامی ہے۔ صرف اتنا طے کر دینا کافی تھا کہ دونوں ممالک کے معاملات 22 اپریل سے پہلے کی سطح پر لائے جائیں گے۔ صدر ٹرمپ اگرچہ کشمیر پر ثالثی کا ذکر کر رہا ہے لیکن بھارت کہتا ہے کہ صرف اُس کشمیر پر بات ہوگی جو پاکستان کے قبضہ میں ہے۔ گویا بھارت کی نیت کا فتور اور اُس کی شرانگیزی کو فی الحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ قارئین نے نوٹ کیا ہوگا کہ راقم آغاز سے ہی اس تصادم کو جنگ نہیں لڑائی کہہ رہا ہے گویا یہ ایک battle تھی war نہیں تھی۔ البتہ اس لڑائی نے ایک بڑی جنگ کا راستہ دکھا دیا ہے۔ آگے کیا ہونے جا رہا ہے اور راقم کو اس خطے میں کیا ہوتا نظر آرہا ہے۔

اس پر بات کرنے سے پہلے قارئین کی خدمت میں ایک پرانا واقعہ پیش کرنا چاہوں گا۔ جس سے آج کے عالمی حالات کے حوالے سے بانی تنظیم اسلامی اور مؤسس انجمن خدام القرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سوچ اور معاملہ فہمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس بات کو کتنا عرصہ گزرا ہے یہ تو اچھی طرح یاد نہیں البتہ یہ معلوم ہے کہ قرآن آڈیٹوریم ابھی بمشکل مکمل ہوا تھا۔ بہت سا کام ابھی نامکمل تھا۔ اندازاً 40 سے 45 برس پہلے کی بات ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے مجیب الرحمٰن شامی صاحب کو مدعو کیا، وہ واحد مقرر تھے دوران گفتگو ڈاکٹر صاحب نے شامی صاحب سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک پاکستان کا دشمن نمبر 1 یعنی اوّلین دشمن کون ہے، بھارت یا امریکہ؟ شامی صاحب نے حیرت سے جواب دیا، ڈاکٹر صاحب ظاہر ہے بھارت ہے تو ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور فرمایا، ہرگز نہیں امریکہ پاکستان کا بھارت سے بڑا دشمن ہے۔ پاکستان کی تاریخ کا باریک بینی سے مطالعہ کیجیے، آپ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سوچ پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ 1971،1965 ،اور کارگل کی جنگیں ہوں یا نائن الیون جیسی صیہونی واردات امریکہ نے کیسے دوستی کا لبادہ اوڑھ کر پاکستان کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔ سیٹو اور سنٹو جیسے معاہدات پاکستان سے کیے اور ہند چین سرحدی جھڑپوں کا عذر تراش کر بھارت میں اسلحہ کے ڈھیر لگا دیے ان تمام واقعات کو ذہن میں رکھیں اور حالیہ پاک بھارت تصادم، آگے کیا صورت اختیار کرے گا، اُس پر راقم کے تبصرہ پر غور کریں۔ البتہ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ کل یا اگلے لمحے کیا ہوگا یہ تو حقیقت میں اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن انسانوں کے تجربے اور اندازے ہوتے ہیں جن پر آنے والے وقت کے حوالے سے وہ بات کرتے ہیں۔ البتہ یہ صرف اندازے اور رائے ہوتی ہیں جس کے غلط ہونے کے بھی امکانات ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سانحۂ پہلگام کس نے کیا، اس کے بارے میں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ امریکہ نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اس پاک بھارت

تصادم کو مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ 1967ء کی جنگ میں فتح کا جشن مناتے ہوئے اُس وقت کے اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے کہا تھا کہ یہ عرب بیچارے ہمارا کیا مقابلہ کریں گے ہمارا اصل مقابلہ تو پاکستان سے ہے۔ یاد رہے اُس وقت پاکستان ابھی ایٹمی قوت نہیں بنا تھا اور حال ہی میں نیتن یاہو نے بھی پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے حوالے سے بات کی ہے۔ عربوں کو اپنے حوالے سے راہِ راست پر لانا اسرائیل کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ گریٹر اسرائیل کے راستے میں صرف پاکستان حائل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ موجودہ حکمران تو اس حوالے سے سوچ بھی نہیں سکتے وہ تو بالواسطہ طور پر اسرائیل کی مدد کو بھی تیار نظر آتے ہیں لیکن کل کلاں ان کے ذہن میں تبدیلی آ سکتی ہے یا پاکستان کا کوئی نیا حکمران اسرائیل کو للکار سکتا ہے۔ لہٰذا آگے بڑھنے سے پہلے اسرائیل اور اُس کے سرپرستوں کے لیے پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنے لازم ہیں۔

راقم کی رائے میں پہلگام سانحہ جو کیا گیا یا کرایا گیا، اِس میں اسرائیل کے محافظ امریکہ نے انوکھا رول ادا کیا۔ آغاز ہی میں اپنی لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔ بھارت کے لیے بڑا دھچکا تھا لیکن اُس وقت تک بھارت سمجھتا تھا مجھے امریکہ کی کیا ضرورت ہے میں خود پاکستان کو ناکوں چنے چبوا دوں گا۔ درحقیقت امریکہ کا صدر ٹرمپ مستقبل کی جنگ میں پاکستان کے حوالے سے جاننا چاہتا تھا کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔ اس جنگ کو اسرائیل آگے بڑھانے کے لیے جو کچھ کرے گا۔ امریکہ اُس کا گارڈ اور سرپرست بن کر ساتھ چلے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کی عسکری مہارت کی دنیا میں عرصہ سے دھوم تھی۔ امریکہ پاکستان کی جنگی قوت کے حوالے سے اپنے علم الیقین کو عین الیقین کا تجربہ کروانا چاہتا تھا۔ اس لیے کہ چھوٹے سے چھوٹے دشمن سے بھی نمٹنے کے لیے اس کی قوت کا صحیح اندازہ لگانا جنگی حکمتِ عملی کا عین تقاضا ہے۔

راقم کا نصف صدی پرانا یہ مؤقف ہے کہ امریکہ کو اسرائیل کا تحفظ اپنی کسی ریاست کے تحفظ سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حالیہ پاک بھارت تصادم درحقیقت مغرب اور چین کی ٹیکنالوجی کی پراکسی جنگ تھی۔ امریکہ نے سمجھ لیا ہے کہ اگر چین اقتصادی جن بننے کے ساتھ عسکری قوت بھی بڑھاتا چلا گیا تو پھر آنے والے وقت میں چین کو روکنا مشکل ہو جائے گا۔ راقم کی رائے میں پاک بھارت تصادم درحقیقت ایک ایسی فلم کا ٹریلر تھا جواب ایک دو سال میں لانچ کر دی جائے گی۔

اُس کے لیے ضروری تھا کہ دیکھا جائے کہ کون کہاں کھڑا ہے، پھر اس کے مطابق سٹریٹیجی بنائی جائے۔

پاک بھارت تصادم کے حوالے سے راقم فریقین کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ دونوں سمجھیں کہ امریکہ اور یورپ اگلی عالمی جنگ کے لیے ایشیا کو میدان کارزار بنانا چاہتے ہیں تاکہ جنگ کا اصل نقصان جنوبی ایشیا کو ہو۔ لہٰذا پاک بھارت اس کا ایندھن بننے سے بچیں۔ بھارت اگر دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کو بچائے جمہور ہوگا تو جمہوریت چلے گی ویسے تو مودی ہندوتوا کے شوق میں جمہوریت کا جنازہ نکالنے پر تلا نظر آتا ہے۔ اگر بھارت میں جمہوریت ہے تو مودی استعفیٰ دے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے زمینی حقائق کے مطابق چین نے پاکستان کو بہت سہارا دیا ہے اور پاکستان کے سقراط، بقراط جان لیں کہ امریکہ کبھی پاکستان کا ساتھ نہیں دے گا۔ اس فتح میں پاکستانی قوم کا تمام اختلافات بھلا کر فوج کی پشت پر کھڑا ہونا، نے ایک کلیدی رول ادا کیا۔

وہ جنہیں انتشار پسند ٹولہ اور ڈیجیٹل دہشت گرد کہہ کر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، اُنہوں نے اپنے زخم بھلا کر سوشل میڈیا پر بھارت کی وہ درگت بنائی کہ DG ISPR اُن کی تعریف کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس باہمی سوچ نے فتح کا راستہ بنایا ہے۔ پریشانی یہ ہے کہ فارم 47 کی حکومت کو P.T.I اور فوج کی قربت کسی صورت قبول نہیں، یہ اُن کی حکومتی موت کا سامان ہے۔ لہٰذا بڑے بڑے عہدہ داروں کی طرف سے مخالفانہ بیانات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ راقم صرف ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہے کہ مستقبل کا تصادم جو اصل جنگ ہوگی اُس میں اگر قوم میں اتفاق و اتحاد نہ رہا تو خاکم بدہن نتیجہ برعکس ہو سکتا ہے جو ہر سطح پر تباہ کن ہوگا۔ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ نظریۂ پاکستان کی عملی تکمیل کی طرف بڑھا جائے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی، فلاحی، جمہوری ریاست بنایا جائے۔ یہی باہمی اتفاق کا ذریعہ بھی بنے گا اور پاکستان آئندہ جنگ میں بھی کامیاب و کامران ہوگا۔ ان شاء اللہ!

تازہ شمارہ
اپریل تا جون 2025ء

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم وحِکمِ قرآنی کا ترجمان
سہ ماہی
حکمت قرآن
لاہور

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ـــ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

اس شمارے میں

☆ پروفیسر خورشید احمد: فکری استقامت کا استعارہ ـــــ ڈاکٹر ابصار احمد
☆ مِلاکُ التأویل (۴۰) ـــــ ابو جعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
☆ جدید اخلاقی بحران کی فکری بنیادیں ـــــ ڈاکٹر محمد رشید ارشد
☆ مبادیٔ علم کلام ـــــ سعید عبد اللطیف فودہ/مکرم محمود
☆ مباحثِ عقیدہ (۲۲) ـــــ مؤمن محمود

افادات حافظ احمد یار رحمہ اللہ ”ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح“
اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبان انگریزی
Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 100 روپے ☆ سالانہ زرِ تعاون: 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

کشیدگی سے جنگ بندی تک

ابوعمر

22 اپریل 2025ء کو پہلگام میں سیاحوں پر ہونے والے حملوں، جس میں 24 ہندوؤں کے ساتھ ایک عیسائی اور ایک مسلمان شہری بھی ہلاک شدگان میں شامل تھے، کے صرف 10 منٹ بعد ہی ہندوستانی میڈیا اور سیاستدانوں نے پاکستان کے خلاف ایف آئی آر کاٹ دی تھی۔ آر ایس ایس، جو خود ایک دہشت گرد تنظیم ہے، کے ہاتھ 27 فروری 2002ء کے گودھرا ٹرین گجرات کے ریل کے حادثہ سے لے کر 26 نومبر 2008ء کے بمبئی حملوں کے فالس فلیگ آپریشن تک سے رنگے ہوئے ہیں، نے خود ایک منصوبہ بنایا جس کا اصل مقصد 26 فروری 2019ء کی تاریخ دہرانا تھا، اُس وقت بھی ہندوستان نے 14 فروری کو ہونے والے پلوامہ حملہ کے بعد بالاکوٹ میں ایک کوا مار کر اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن یہ مئی 2025ء تھا نہ کہ فروری 2019ء۔ اپنی تمام تر داخلی حماقتوں کے باوجود پاک فوج کا دفاعی نظام جو فروری 2019ء کے واقعہ کے بعد نہ صرف یہ کہ چوکنا تھا بلکہ 27 فروری 2019ء کی طرح جواب دینے کے لیے ایک مزید دن بھی انتظار کرنے کو بھی تیار نہ تھا۔ 2019ء میں پاکستان نے ہندوستان کو رواداری اور دوستی کا پیغام دیا تھا جس کا اظہار اگلے ہی روز وزیر اعظم پاکستان نے اسمبلی کے فلور پر ہندوستانی پائلٹ کی رہائی کا حکم دے کر کیا۔ اس پیغام، کو جو حد درجہ خلوص اور نیک نیتی پر مبنی تھا، کو ہندوستان نے پاکستان کی کمزوری و بزدلی پر محمول کیا اور مزید متکبر ہو گیا۔ اسی وجہ سے 5 اگست 2019ء کو ہندوستان نے اپنے ملک میں آرٹیکل 370 اور 35A کو ختم کر دیا جس کا جواب پاکستان کی حکومت نے ہر جمعہ کو 30 منٹ کا خاموش مظاہرہ کر کے اہل کشمیر کو یہ پیغام دیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ بعض تجزیہ نگاروں کی نظر میں یہ سب کچھ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا جس کا علم حکومت پاکستان کو جولائی 2019ء میں براہ راست صدر امریکہ کے ذریعہ ہو چکا تھا۔ اس کے باعث اہل مقبوضہ و آزاد کشمیر شدید مایوسی کا شکار ہوئے۔ حالانکہ وہ جو نعرے لگایا کرتے تھے کہ ”پاکستان سے رشتہ کیا: لا الٰہ الا اللہ“ اس کے بعد انہوں نے خود ہی ایک اور انتفاضہ شروع کر دیا۔

22 اپریل 2025ء کے بعد سے ہی پاکستان کی فوج ذہنی طور پر تیار تھی کہ ہندوستان کوئی بڑی کارروائی کر سکتا ہے۔ ہندوستان نے 23 اپریل کو پہلے قدم کے طور پر سندھ طاس معاہدہ یکطرفہ طور پر ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا، یہ بھی ایک اعلان جنگ تھا۔ اس کے بعد 6 اور 7 مئی کی درمیانی رات کو جب صبح 4 بجے کے وقت پاکستان اور چین کا مشترکہ دفاعی نظام حرکت میں آتا ہے جس کا علم حکومت پاکستان کو سفارتی ذرائع سے دیا جاتا ہے۔ اس کے فوری بعد پاکستانی فضائیہ، چینی سیٹلائٹز اور AWACS کے تعاون سے، ایک ”سینسر فیوژن مجموعہ“ اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ آغاز میں اس صبح ہونے والے واقعہ کو ایک ڈاگ فائٹ قرار دیا گیا جس میں ہندوستان کے 89 طیارے اور پاکستان کے 26 طیارے موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے اپنی سرحد پار نہیں کی بلکہ جو کچھ اس کے بعد ہوا وہ صرف ایک فضائی جھڑپ (ڈاگ فائٹ) نہ تھی بلکہ یہ ایک گھات تھی، ایک انکشاف تھا، جس نے بھارت کی فضائی برتری کا وہ فسانہ توڑ ڈالا، جو برسوں سے پھیلایا گیا تھا اور اس کے ساتھ مغربی طاقتوں کا یقین بھی ٹوٹ گیا کہ وہ جب چاہیں پاکستان میں داخل ہو سکتے ہیں۔

بعینہ اہل پاکستان کا یہ یقین بحال ہو گیا کہ ہماری ایٹمی صلاحیت محفوظ ہے۔ ہندوستان ہی کا غرور نہیں ٹوٹا بلکہ فرانس، امریکہ اور مغربی طاقتوں کو بھی شکست فاش ہوئی ہے۔ ہندوستان نے فرانس سے 26 رافیل طیارے حاصل کر کے اس بات کا عزم کیا تھا کہ وہ جب چاہے پاکستان کی اس فضائی برتری کو خاک میں ملا سکتا ہے جس کا سامنا اُسے 1965ء اور 2019ء میں آزاد کشمیر میں ہو چکا تھا۔ لیکن بھارت نہ جانتا تھا کہ اس کی سرحد کے پار کیا موجود ہے۔ اُسے پاکستانی J-10C لڑاکا طیارے، چینی ساختہ اور خاموش قاتل میزائل PL-15، جو 200 کلومیٹر تک مار کرنے والے، آواز کی رفتار سے پانچ گنا تیز Erieye ریڈارز سے پالا پڑا۔ اس مرتبہ ہندوستان نے صرف پاکستانی پائلٹس نہیں دیکھے بلکہ انہوں نے وہ مکمل فضائی جنگی نظریہ دیکھا، جو سکردو سے پسنی تک پھیلا ہوا تھا۔ اور رافیل؟ وہ تو سمجھ ہی نہ پائے کہ کیا ہو گیا۔ وہ Spectra EW نظام، جو اُسے بچانے کے لیے بنایا گیا تھا، مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ 7 مئی کے بعد بھارتی لڑاکا طیاروں پر مشتمل ائیر فلیٹ اب پاکستان کی طرف رخ نہیں کر رہا بلکہ اپنی سرحد سے 300 کلومیٹر پیچھے تک محدود ہو گیا ہے۔ آج اس کے رافیل طیارے گراؤنڈ ہو چکے ہیں۔ فرانس کی رافیل ساز کمپنی کے حصص کے نرخ کم ہو گئے ہیں جبکہ چین کی دفاعی کمپنیوں کے حصص میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر کے دفاعی ماہرین اسے پاکستان کی فتح اور ہندوستان کی شکست قرار دے رہے ہیں۔

بعد ازاں ہندوستان پاکستان پر ایک مختلف دوسرے طریقہ سے حملہ آور ہوا اور جنگ صرف سرحدوں کی جنگ نہ رہی بلکہ پورے ملک کے اندر پھیل گئی۔ 7 سے 8 مئی کے دوران 100 سے زائد مرتبہ پاکستان میں ڈرون اور میزائل حملے کیے گئے۔ اسرائیل کے فراہم کردہ ڈرون پاکستان کے اس نظام کی جاسوسی کرنا چاہتے تھے کہ کس طرح پاکستان نے ایک گھنٹہ کی اندر ان کی برسوں کی تیاری کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہماری فوج نے ایک حکمت عملی کے تحت جوابی کارروائی نہ کی اس کا بھی غلط مطلب لیا گیا۔ اور اس کے بعد 9 اور 10 مئی کی درمیانی رات ایئر فورس کے تین ہوائی اڈوں کو نشانہ بنا کر ہمیں آزمانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد دنیا نے ایسی جنگ دیکھی جو اس سے پہلے نہ کبھی دیکھی تھی نہ سنی۔ پہلے رافیل گرائے تھے۔ اس کے بعد سائبر حملے کر کے 70 فیصد ہندوستان کی بجلی بند کر کے نظام Take Over کر لیا۔ پھر منٹوں میں بھارت کی پاکستان کے خلاف استعمال ہونے والی تمام فوجی تنصیبات، اسلحہ، میزائل سٹوریج، جہاز وغیرہ اڑا دیے۔ آخر میں دہلی کے اوپر پاکستانی ڈرونز بھیج کر ”پیغام“ دیا کہ ہم ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ اور ساتھ میں کہا۔ کہ یہ الفتح کا سب سے کم رینج والا میزائل استعمال ہوا ہے، اگلی بار ایسی حرکت کی تو اس سے بھی زیادہ خطرناک بڑی رینج والے میزائل تمہارے معاشی و عسکری مفادات پر ہزاروں کلو کا بارود لے کر پہنچیں گے۔ اس طرح پاکستان نے تقریباً 10 گنا بڑے دفاعی بجٹ والے بھارت کو نیوکلیئر

آپشن استعمال کیے بغیر ہی دنیا کا کمزور ترین ملک ثابت کر دیا۔ یہ واقعہ صرف جنوبی ایشیا ہی نہیں بلکہ پورے مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کو بدل دینے والی صبح کی پہلی کرن ہے؟ جنگ کے دوران بھی پاکستان نے معاہدہ کی پاسداری کی اور اپنے F-16 ہندوستان کے خلاف استعمال نہیں کئے بلکہ JF-17 تھنڈر اور J-10C چینی طیارے اور PL-15 میزائل (200+کلومیٹر رینج) استعمال کئے۔ اس طرح یہ ایک ہفتہ کی کشیدگی جسے شروع ہندوستان نے کیا تھا اور چار دن وہ دندناتا پھرتا رہا اس کا خاتمہ پاکستان نے صرف 3 گھنٹے 45 منٹ میں کر دیا۔ یہ میزائل، ڈرون اور طیاروں کی جنگ نہیں تھی، بلکہ دو عسکری فلسفوں کی جنگ تھی۔ ایک جانب مغرب کا مہنگا، تسلط پسند ہتھیار دوسری طرف چین اور پاکستان کے اشتراک سے کم لاگت والا، موثر اور قابلِ اعتماد ہتھیار۔ یہ پاکستان کی طرف سے ایک غیر رسمی اعلان تھا کہ مغربی ہتھیاروں کی اجارہ داری کا دور ختم ہو رہا ہے۔

اس پوری جنگ کے دوران اور اس کے بعد ہمیں اللہ کا شکر بھی ادا کرنا ہے کہ جس نے پاکستان، اس کی فوج اور عوام کی عزت رکھی اور انہیں فتح سے ہمکنار کیا۔ ٹیکنالوجی ضرور چین سے آئی لیکن اس کو استعمال کرنے والے شیر دل پائلٹ پاکستان کے تھے۔ جنہوں نے کچھ عرصہ قبل قطر کے ساتھ جنگی مشقوں کے دوران رافیل طیاروں کے سسٹم کو جام کرنے کی مشق بھی کی تھی۔ پاکستان کی فوج کا نعرہ ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بات کا بھی یقین ہونا چاہیے کہ یہ جو کچھ ہوا اس کے پس منظر میں یہ نعرہ بھی ہے اور اللہ پر یقین بھی۔ ہمارے مقتدر طبقات کو یہ بات یاد رکھنی ہوگی کہ فرانس کے رافیل طیارے حاصل کرنے کے باعث ہندوستان نے غرور کیا بعینہٖ جس طرح واجپائی نے 14 مئی 1998ء کو کیا تھا، لیکن اس کا یہ غرور خاک میں مل گیا اسی طرح اگر ہم نے چین کی ٹیکنالوجی کی بنیاد پر ہندوستان کو فضائی میدان میں شکست دی ہے تو اس پر ہمیں قطعاً تکبر کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس کے پس منظر میں ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا یقین موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری فوج اور حکومت کو اس کا یقین عطا فرمائے!

دوسری اہم بات یہ کہ اس جنگ کے دوران جب ملک کے اندر قومی یکجہتی، اتحاد اور اتفاق کی فضا موجود ہونی چاہیے تھی تاکہ ہم دشمن کا مقابلہ کر سکیں، ہمارے بعض سیاسی قائدین اس وقت ذاتی بغض کے باعث حکومت کا ساتھ دینے کے بجائے سودہ بازی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جس سے شہ پا کر ان کے کارکنان ملک اور فوج کے خلاف سوشل میڈیا پر سرگرم تھے۔ کوئی ہندوستان کو حملہ کرنے کی دعوت دے رہا تھا، کوئی GHQ کی لوکیشن شیئر کر رہا تھا اور اکثر قابل ذکر لوگ فوج کے بارے میں طعنہ زنی کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا تھا جب مختلف شہروں میں میزائل اور ڈرون حملے ہو رہے تھے۔ ان حالات میں ہماری سیاسی جماعتوں کا ایسا رویہ اختیار کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ انہوں نے سانحہ 1971ء سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔

یہ بات بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ 2019ء میں جب پاکستان اسی طرح کے حالات سے گزر رہا تھا تو اس وقت کی اپوزیشن نے، جب کہ ان کے جماعت کا سربراہ جیل میں تھا، پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں بھرپور شرکت کر کے حکومت کا ساتھ دیا تھا۔ اس بات کا مشورہ بھی دیا گیا تھا کہ ہمیں جوابی کارروائی کرنی چاہیے۔ اس وقت کسی جانب سے یہ بات نہیں آئی تھی کہ پہلے ہمارے سربراہ کو رہا کرو پھر ہم قومی یکجہتی کی بات کریں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت کی حکومت جو آج کی اپوزیشن ہے کی جانب سے اس طرح کے مطالبات ہو رہے ہیں اور وہ قومی یکجہتی کے حصول کے لیے اس پر سودے بازی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی طرح اعلیٰ عدلیہ نے بھی 7 مئی کو جو فیصلہ سنایا ہے یہ ان کی صریحاً غلطی ہے۔ فیصلہ صحیح ہے یا غلط یہ الگ بحث ہے لیکن فیصلہ سنانے کا وقت (Timing) نہایت نامناسب ہے۔ ہماری عدلیہ نے بے شمار مقدمات میں فیصلے محفوظ کئے ہیں جن کا اعلان کئی کئی ماہ بعد ہوتا ہے۔ اسی طرح مقتدر حلقے بھی آئین کی پاسداری کریں اور اپنی حدود میں رہیں۔ سیاست میں مداخلت سے گریز کریں۔ لیکن اس وقت ایسا فیصلہ کرنے سے اپوزیشن پارٹی کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ حکومت سے فاصلہ اختیار کر لے لہٰذا ان عناصر پر بھی نگاہ رکھنی ہوگی کہ جب قومی یکجہتی کی ضرورت تھی اور آپس کے اختلافات بھلا کر ساتھ چلنے کا وقت تھا، عین اس موقع پر فیصلہ سنایا جانا ایک سازش کا حصہ تھا۔

تمام ذمہ داران یہ جان لیں کہ مملکت خداداد پاکستان اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے معجزہ ہے جس کسی نے اس ملک کے خلاف سازش کی یا اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے خود اس کو نشان عبرت بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو چھپڑ پھاڑ کر بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ جس ملک میں ہم سوئی نہیں بنا سکتے تھے وہاں ہم نے ایٹم بم بنا لیا جو صرف اس ملک کے لیے نہیں بلکہ اس امت کا اثاثہ ہے۔ فلسطین سے لے کر پاکستان تک ہونے والے یہ تمام واقعات ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ان تمام واقعات میں ابلیس کا اتحاد ثلاثہ (امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل) پاکستان کی دشمنی میں آخری حدوں کو چھو رہا ہے تاکہ وہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ لہٰذا ہماری تمام ذمہ داران سے درخواست ہے کہ اس حوالے سے ہوش کے ناخن لیں اور آپس میں مل بیٹھیں، یہ اختلافات بعد میں بھی طے ہو سکتے ہیں اور اس وقت زیادہ اہم چیز قوم کا اتحاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سیاست دانوں، مقتدر طبقات اور حکومت کو عقل کے ناخن دے۔ یہود و ہنود اس شکست پر خاموش نہیں بیٹھیں گے بلکہ پلٹ کر پھر وار کر سکتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی اپنی تیاری رکھنی چاہیے۔ آج کی جنگوں میں جب میزائل اور ڈرون استعمال ہو رہے ہیں، اندرونی طور پر موجود ہندوستان کے جاسوس اپنا کام کر رہے ہیں اگر ہماری سیاسی جماعتوں، علماء کرام دینی جماعتوں اور مقتدر طبقات نے باہم مل کر مقابلہ نہ کیا تو ہمیں اسی انجام کا خدانخواستہ سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جیسا 1971ء میں ہوا تھا۔

عدو ہے میرا پرانا، کوئی نیا تو نہیں!

محمد عثمان جامعی

ہمارا خون بہانا کوئی نیا تو نہیں
ہے اس کا شوق پُرانا کوئی نیا تو نہیں
میں اس کی چال سے، حربوں سے خوب واقف ہوں
عدو ہے میرا پرانا، کوئی نیا تو نہیں
میں جانتا ہوں کہ ہمسایہ کون ہے میرا
یہ وحشیوں کا گھرانا کوئی نیا تو نہیں
بہت گرا ہوا دشمن مجھے میسر ہے
یہ مسجدوں کا گرانا کوئی نیا تو نہیں
بہت قریب کا رشتہ ہے آگ سے اس کا
تو آشیانے جلانا کوئی نیا تو نہیں
وہ جانور پہ مہربان، آدمی کا حریف
یہ اس کا طور پُرانا، کوئی نیا تو نہیں
وہ سینہ تان کے بڑھنا ہمارے گھر کی طرف
پھر اس کا پیٹھ کا دکھانا کوئی نیا تو نہیں

بھارت کے سفید اور ہمارے کالے جھنڈے

خالد نجیب خان

بات شروع ہوئی تھی کہ پاکستان نے بھارت کے 5 رافیل طیارے گرائے ہیں یا 3 ۔ یہ بات تو یوں بھی پرانی ہوگئی ہے اور جب یہ نئی بات تھی تو بھی اس بحث میں وقت ضائع کرنے سے حاصل تو کچھ نہیں ہونے والا تھا کیونکہ طیارے تو بہرحال گرائے گئے تھے اور اس کی تصدیق طیارہ ساز کمپنی نے بھی کردی تھی۔ اب اگر کسی کی یہ خواہش ہے کہ مودی بذاتِ خود اعتراف کرے کہ اُس کے رافیل مِثل فیلِ پورس ثابت ہوئے ہیں تو اگلے چند دنوں میں تو شاید یہ ممکن نہیں ہے۔ البتہ جب وہ گرفتار ہو کر پاکستانی حکام کے سامنے آجائے گا تو یقیناً رافیل خریدنے کی غلطی بھی تسلیم کرے گا اور جنگ چھیڑنے کی غلطی بھی مانے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ اُس وقت اعترافِ گناہ کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ بہرحال پاکستانیوں کی تسلی کے لیے وہ ایسا ضرور کرے گا کہ شاید کسی بیسٹ فرینڈ کا دل پسیج ہی جائے۔

بیسٹ فرینڈ کا دل پسیجتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ خیر خواہانِ مودی و بھارت ہمارے ہاں موجود ہیں جنہیں دشمنانِ مودی کی ہر حرکت پر اعتراض ہوتا ہے۔ بہرحال پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے اچھی بات یہ ہے کہ بھارت کا صرف ایک دن میں جتنا نقصان ہوا ہے، اُس کے لیے غریب ہندوستانیوں نے مسلسل کئی ماہ محنت کی تھی۔ ہمارے ایک دوست صحافی نے لکھا کہ بھارت کا ایک دن کا نقصان پاکستان کے ایک سال کے مجموعی ہیلتھ بجٹ سے کہیں زیادہ ہوا ہے۔ جبکہ پاکستان کے دو درجن سے زیادہ افراد شہید ہوئے ہیں جن کا ایمان ہے کہ شہید زندہ اور اللہ کے پاس مہمان ہوتے ہیں۔

بھارت نے 6 اور 7 مئی کی درمیانی رات کو جہاں پاکستان کے مختلف شہروں میں مساجد اور ہسپتالوں پر میزائل حملے کیے وہاں اُس نے پاکستان کے نیلم جہلم منصوبے پر بھی حملے کیے۔ اُسی شب لاہور کے نواح مرید کے میں مرکز طیبہ پر میزائل حملے کے بعد جب وہاں کے لوگوں سے رابطہ ہوا تو معلوم ہوا کہ مرکز انتظامیہ کو معلوم تھا کہ یہاں پر حملہ ہوگا۔ اسی لیے احتیاطاً یہاں پر عوام کا داخلہ بند کردیا گیا تھا۔ مرکز کے آس پاس کے دیہاتوں کے لوگ اپنے علاج کے لیے یہیں آیا کرتے تھے۔ حملہ ہونے سے کئی دن پہلے ہی ہسپتال بھی باقاعدہ بند کردیا گیا تھا اور علاج کے لیے آنے والے مریض خلافِ معمول اپنی بیماری کے ساتھ ہی اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ حملہ والی رات علاقے میں پہلی مرتبہ بلیک آؤٹ کیا گیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستانی قوم کو بھارت کی متوقع جارحیت کا پہلے سے علم تھا۔ سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی گئی ویڈیوز میں بخوبی دیکھا جاسکتا ہے کہ لوگ بھارتی حملے سے خوفزدہ ہرگز نہیں ہوئے بلکہ وہ تمام خطرات کو بالائے طاق رکھ کر جائے وقوعہ پر پہنچ رہے تھے۔ پُرجوش لوگوں کی یہ حرکت بلاشبہ سیفٹی تقاضوں کے برعکس تھی۔ اُن کا یہ عمل یقیناً اس لیے ہی تھا کہ اگر کہیں اُن کی مدد کسی کو درکار ہو تو وہ بروقت وہاں موجود ہوں۔

پاکستانی قوم زندہ دل اور زندہ ضمیر قوم ہے کہ مصیبت کے وقت اپنی تمام کدورتیں پس پشت ڈال کر مصیبت زدہ کی مدد کے لیے آگے بڑھتی ہے۔ جنگ کے دوسرے روز جب بھارت نے پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں ڈرون حملے کیے تو افواج پاکستان نے ایک مرتبہ پھر بھارت کو خاک چاٹنے پر مجبور کردیا۔ حملہ آور ڈرونز کے ریڈار پر آتے ہی خطرے کے سائرن بجادیے گئے۔ ان حالات میں اصولاً تو لوگوں کو اپنے گھروں میں یا کسی اور محفوظ جگہ پر چلے جانا چاہیے تھا مگر وہ تو تباہ شدہ ڈرون کا ملبہ دیکھنے کے لیے گھروں سے ایسے نکلنا شروع ہوگئے کہ جیسے یہ سائرن کوئی میلہ دیکھنے کی دعوت کے لیے بجایا گیا ہو۔

ذرائع کے مطابق بھارت نے ہزاروں کی تعداد میں سوارم SWARM ڈرونز پورے پاکستان میں بھیجے، جن میں سے کچھ تو اپنا ٹارگٹ لیے ہوئے تھے جبکہ کچھ کسی ٹارگٹ کے بغیر ہی پاکستان کی طرف عازمِ سفر ہوئے تھے جن میں سے بیشتر کو تو فضا میں ہی ناکارہ بنادیا گیا تھا جبکہ کچھ نے زمین پر گرنے کے بعد اپنا اثر دکھایا۔ معلوم ہوا کہ بعض ڈرونز تو زمین پر گرنے کے باوجود بھی نہیں چلے، ایسے ڈرونز بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں خصوصاً ایک زندہ دل قوم کے لیے جو جنگی ملبے کو بھی مالِ غنیمت خیال کرتی ہے۔ خوش قسمتی سے اس حوالے سے کوئی بری خبر موصول نہیں ہوئی۔ سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کی گئی ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک آٹھ دس سال کا بچہ چلے ہوئے ڈرون کا ایک پرزہ جو اُس کی دانست میں کسی کھلونے کی مانند ہے، اُٹھائے لیے جارہا ہے۔ SWARM ڈرون دراصل ایسے سینسرز کا حامل ہوتا ہے کہ جو کسی چیز کے ساتھ مس ہونے کے بعد پھٹتا ہے، عموماً زمین پر گر کر، ورنہ زمین پر گرنے کے بعد کسی انسان کے چھو لینے سے پھٹ جاتا ہے۔ گرے ہوئے ڈرون کو اس طرح چھونے سے کم از کم چھونے والا تو اگلے جہاں چلا ہی جاتا ہے اور بعض اوقات اپنے ساتھ اور بھی بہت سوں کو لے جاتا ہے۔ اس لیے اگر کہیں ایسے کسی ڈرون سے واسطہ پڑ جائے جو صحیح سلامت ہو تو بذاتِ خود اُس کا معائینہ کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں بلکہ 1122 پر فوری طور پر اطلاع دی جائے وہ خود ہی آکر اس کا بندوبست کریں گے۔

واضح رہے کہ بھارت کے یہ SWARM ڈرونز ساختہ اسرائیل ہیں اور بھارت اُنہیں پاکستان پر استعمال بھی عین اُسی طرح کررہا ہے جس طرح اسرائیل نے اس کو غزہ میں استعمال کیا ہے۔ یقیناً یہ ڈرون استعمال کرکے بھارتی وزیراعظم مودی اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو کی طرح سنگین جنگی جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

جنگ شروع ہونے سے پہلے اکثر دانشور ''ہنود یہود گٹھ جوڑ'' کی بات کیا کرتے تھے، اُس وقت اُن کے پاس اپنے اس دعوے کے حوالے سے دلائل تو بے شمار ہوتے تھے مگر ثبوت نہیں تھا، لیکن اب اُنہیں ثبوت بھی مل گیا ہے۔ ہم ایک عرصہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ بھارت نے پاکستان کے ساتھ جنگ محض اس لیے ہی چھیڑی ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ مصروف رہے اور غزہ کے مظلوم فلسطینیوں کے لیے کچھ کرنے کا سوچ بھی نہ سکے اور اس

دوران میں اسرائیل اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوجائے۔دوسری طرف ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ نہ تو اسرائیل اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوگا اور نہ ہی بھارت کیونکہ غزہ میں اتنا زیادہ نقصان اُٹھانے کے بعد اہل غزہ تھکے نہیں ہیں اور پاکستانی قوم اہلیانِ غزہ سے کم نہیں ہے جس نے ہر ممکن طریقے سے اہلیان غزہ کی ناصرف مدد کی بلکہ ہمیشہ اُن کے لیے دعا گو بھی رہی ہے۔اُسی طرح یہ قوم اب وقت پڑنے پر اپنی افواج کی پشت پناہی کرتی ہوئی نظر آرہی ہے، اور اُسے یہ بھی احساس ہے کہ بقول علامہ محمد اقبال

''لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا''

یہ ایک حقیقت ہے اور تمام دنیا نے بھی دیکھ لیا ہے کہ پاکستان نے کبھی بھی جارحیت کا مظاہرہ نہیں کیا اور جب کبھی بھی اُسے کسی اور کی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا ہے پاکستان نے اُس کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ 7 مئی 2025ء کو بھارت کی طرف سے کی جانے والی جارحیت پر عوامی اور سیاسی دباؤ آرہا تھا کہ پاکستان بھارت کو جواب کیوں نہیں دے رہا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بعض لوگ جنگ کی صورتحال کو بھی ایک کرکٹ میچ کی طرح ہی دیکھ کر تبصرے کر رہے تھے: پاکستان کو یہ کرنا چاہیے تھا یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ایسے تبصرے کرنے والے کم و بیش وہی تھے جنہیں تبصروں کے سوا کسی اور کام کی عادت ہی نہیں۔ بہرحال 9 اور 10 مئی کی درمیانی شب جب بھارت نے پاکستان کی تین بڑی ائیر بیسز پر میزائلوں سے حملے کئے تو پاکستان کے ائیر ڈیفینس سسٹم نے وہ حملے ناکام بنا دیئے اور ساتھ ہی آپریشن ''بنیان مرصوص'' کا آغاز کیا تو ان مبصرین کے ساتھ ساتھ بھارت کی بولتی محاورۃً ہی نہیں حقیقت میں بند ہوگئی کیونکہ پاکستان نے بھارت کے ائیر بیسز پر ہی حملہ نہیں کیا بلکہ وہاں کا تمام تر مواصلاتی نظام معطل کرکے رکھ دیا بجلی کی ترسیل بند ہوگئی۔ ہزاروں سی سی کیمرے بند ہوگئے، درجنوں ویب سائٹس ہیک ہوگئیں۔ بھارتی سٹاک مارکیٹ کو زبردست خسارے کا سامنا کرنا پڑا اور بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر 2 ارب ڈالر تک کم ہوگئے جبکہ اسی دوران میں پاکستانی سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی دیکھنے میں آئی۔ بھارت نے اپنی بدنامی کے ڈر سے ایکس کے ہزاروں اکاؤنٹس بند کردیئے جس پر اُسے ایکس انتظامیہ کی طرف سے بھی ڈانٹ ڈپٹ ہوئی جبکہ پاکستان میں ایکس جو گزشتہ ڈیڑھ سال سے بند تھا، بھارتی آپریشن سندور شروع ہونے سے قبل ہی فعال کردیا گیا۔ایسے میں بھارتی وزیر دفاع کو یہ کہنا پڑا کہ ''پاکستان کے ساتھ کشیدگی کو بڑھانا نہیں چاہتے۔''

پاکستان کا آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز ہوتے ہی بھارت سمیت دنیا بھر سے ردعمل آنا شروع ہوگیا، امریکی وزیر خارجہ ہو یا سعودی وزیر خارجہ سب ہی مصالحت کے لیے آگے بڑھنا شروع ہوگئے۔ اہم بات یہ ہے کہ بھارتی جارحیت کے جواب میں پاکستان مسلسل یہ کہتا رہا ہے کہ بھارت کی طرف سے پاکستان پر جو الزامات لگائے جارہے ہیں درست نہیں ہیں۔ بھارت پاکستان کو جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے جس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہی ہوگی مگر تب پاکستان کی آواز کو کمزور کی آواز سمجھ کر عالمی طاقتوں نے نظر انداز کردیا مگر جب اندازہ ہوا کہ پاکستان کمزور ملک نہیں ہے اور اپنے ساتھ ہونے والی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے سکتا ہے تو مصالحت کی کوششیں شروع کردی گئیں۔

ترجمان پاک فوج کی پریس کانفرنس میں بتایا گیا کہ بھارت کی خواہش پر جنگ بندی کی گئی ہے حالانکہ بھارت نے بے گناہ پاکستانیوں کا خون بہایا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت کا دستور ہے کہ پہلے تو یہ بلا اشتعال جارحیت کا ارتکاب کرتا ہے اور جب اُسے بھرپور جواب ملتا ہے تو فوراً جنگ بندی کرانے کے لیے اپنے آقاؤں کے قدموں جا کر گر جاتا ہے۔ اس سے قبل پاک بھارت جنگوں کا اختتام بھی کچھ اسی طرح سے ہوا ہے۔ اس وقت بھارت اور اُس کے پشت پناہوں کی خواہش پر جنگ بندی کر کے ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جیت گئے ہیں جبکہ بھارت نے جنگ سے قبل یکطرفہ طور پر سندھ طاس معاہدہ معطل کردیا اور دوران جنگ نیلم جہلم منصوبے کو نقصان پہنچایا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ بھارت نے تو یہ جنگ چھیڑی ہی اس مقصد کے لیے تھی، ہمیں یقین ہے کہ جنگ بندی کی شرائط میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہوگا۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایسے معاہدوں کا پورا متن ہی عوام کے سامنے لے آیا جائے۔حالانکہ عوام کو ایسے معاملات کی خبر رکھنے کا قانونی پورا حق بھی حاصل ہے۔ بھارت چونکہ اس وقت مکمل طور پر اسرائیلی گود میں ہے اور اُسی کی دی ہوئی تربیت کے مطابق عمل کررہا ہے تو ہمارا خیال ہے کہ پاکستان نے جنگ بندی کرتے ہوئے یقیناً اسرائیل اور اہل غزہ کی جنگ بندی اور اُس کا انجام بھی سامنے رکھا ہی ہوگا۔ 6 اور 7 مئی کی درمیانی رات کو پاکستان پر میزائل حملوں کے بعد جب پاکستان نے جوابی کارروائی کی تو بھارت نے اپنی کئی سرحدی چوکیوں پر سفید جھنڈے لہرا دیئے تھے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ بھارت مزید جنگ نہیں کرنا چاہتا مگر اُس وقت بھارت جنگ پر اُکسانے والی طاقتوں کے ایما پر اپنے سفید جھنڈوں کو بھول گیا اور اپنی جارحیت کو جاری رکھا۔ ان حالات میں ہم تو یہی کہیں گے کہ بھارت اور اسرائیل کو تو اپنے سفید جھنڈوں کو بھول جانے کی عادت ہے مگر پاکستان کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انہیں کالے جھنڈے لے کر ایلیا کی طرف جانا ہے اور یہ اُسی وقت ممکن ہوگا جب ہم بھارت کو ہمیشہ پُرامن رہنے کے لیے پابند کردیں۔

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ فیصل آباد میں رہائش پذیر نوجوان، عمر 29 سال، تعلیم DAE (Electrical)، ذاتی کاروبار، قد 5 فٹ 10 انچ، عقد ثانی (بوجہ اولاد کا نہ ہونا) کے لیے دینی مزاج کی حامل، باپردہ، لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0316-6020521

☆ لاہور میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ صدیقی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 19 سال، تعلیم بی ایس سی (سائیکالوجی)، قد "1 .'5 خوب سیرت وصورت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، امورِ خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0336-7132233

0323-4660994

☆ آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم بی ایس فزیالوجی، تعلیم القرآن کورس، کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0306-6846311

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

دعائے مغفرت

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ پوٹھوہار، میر پور کے ملتزم رفیق محمد شیر کھوکھر وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی جنوبی، قرآن اکیڈمی تنظیم کے ملتزم رفیق جناب ڈاکٹر بدر الاسلام کامل وفات پا گئے۔

برائے تعزیت (بیٹا): 0321-3655050

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان شمالی کے ملتزم رفیق جناب طاہر نسیم کی اہلیہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0307-4499188

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دورہ ترجمہ قرآن پر مشتمل "بیان القرآن" کی شہرہ آفاق پذیرائی اور مقبولیت کے بعد اب پیش خدمت ہے۔

Rs.4500/-

Rs.2200/-

ایک جلد میں

مختصر

بیان القرآن

1248 صفحات پر مشتمل

65 گرام میٹ پیپر

ORDER NOW

maktaba.com.pk

0301-111 53 48

FREE HOME DELIVERY IN PAKISTAN

CASH ON DELIVERY

پریس ریلیز 16 مئی 2025ء

شجاع الدین شیخ

پاکستان موجودہ پُر خطر حالات کے حوالے سے اپنی تیاری مکمل رکھے

غزہ میں 5 ماہ سے ہر قسم کی امداد پر اسرائیلی پابندی بدترین جنگی جرم اور عالمی برادری کی اس پر خاموشی شرمناک ہے

ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ 10 مئی کو اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و مدد کے باعث پاکستان نے بھارت کو منہ توڑ جواب دیا۔ اگرچہ اس تاریخی فتح میں پاک فضائیہ نے اہم کردار ادا کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور عوام کی دعاؤں سے ہی بھارت کو ہزیمت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اس فتح پر اللہ کا شکر ادا کرنے، ملک کے اندرونی استحکام پر توجہ دینے اور مستقبل کے انتہائی پُر خطر حالات کے حوالے سے تیاری مکمل رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اسرائیل اور امریکہ کی معاونت سے بھارت جلد پاکستان پر مزید بڑے حملے کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کا معاہدہ عارضی محسوس ہوتا ہے جو محض بھارت کو مزید جنگی منصوبہ بندی اور تیاری کے لیے نافذ کیا گیا ہے لہٰذا ہمیں انتہائی چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کو چاہیے تھا کہ جنگ بندی کے مذاکرات کو سندھ طاس معاہدہ کی بحالی سے مشروط کرتا تاکہ بھارتی کو آبی دہشت گردی سے روکا جا سکتا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ ان حالات میں آئندہ کی پیش بندی کے لیے عوام، حکومت، اپوزیشن اور فوج سمیت تمام اداروں کا متحد ہونا ناگزیر ہے۔ اسرائیل، امریکہ اور بھارت پر مشتمل ابلیسی اتحادِ ثلاثہ اپنے مذموم ارادوں پر آج بھی قائم ہے۔ عسکری قیادت اپنی آئینی ذمہ داری یعنی پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت پر توجہ دے اور ملک کی سیاست میں ہرگز دخل انداز نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے خلاف کامیابی میں چین نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا، جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں لیکن ہمارا اصل بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے کیونکہ صرف اللہ ہی کی مدد و نصرت سے ہم آئندہ بھی فتح یاب ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور اس کی بقا اور سلامتی بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں ہی مضمر ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ بھارت کا پاکستان پر حالیہ حملہ عالمی گریٹ گیم کا حصہ تھا اور اسرائیل اپنے توسیعی منصوبہ یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام سے قبل پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنا اور میزائل صلاحیت کو ختم کرنا چاہتا ہے تاکہ گریٹر اسرائیل کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ 15 مئی کو نکبہ کے 77 سال مکمل ہونے پر اسرائیل نے غزہ پر وحشیانہ بمباری کر کے ایک ہی دن میں 115 مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ غزہ کی انتہائی مخدوش صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر تنظیم نے کہا کہ ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل نے تقریباً 5 ماہ سے غزہ میں ہر قسم کے امدادی سامان کے داخلے پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے جس سے غزہ میں نہ صرف شدید ترین قحط اور امراض کا معاملہ پیدا ہو چکا ہے بلکہ خوراک نہ ملنے پر بڑی تعداد میں بچوں کی شہادت بھی ہو چکی ہے۔ دوسری طرف امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ مشرقِ وسطیٰ کے دورہ پر عرب ممالک سے کھربوں ڈالر کے معاہدے کر چکے ہیں اور ایک نئے ابراہم اکارڈز منصوبہ کے تحت عرب ممالک کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کروانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ عرب ممالک کی بے حمیتی کا یہ عالم ہے کہ ٹرمپ کے استقبال پر عورتوں کے ناچ کا اہتمام کیا گیا اور کھربوں ڈالر کے جو معاہدے کیے گئے ہیں وہ درحقیقت مسلمانوں کی نسل کشی اور گریٹر اسرائیل کے ناپاک منصوبہ کو آگے بڑھانے کے لیے ہی استعمال ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی کے مرتکب اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کا تعلق قائم کرنا نہ صرف فلسطینی مسلمانوں سے غداری بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلی نافرمانی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آ چکا ہے۔ لہٰذا مسلم ممالک اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیں اور ان کے مذموم مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہو کر عملی اقدامات کریں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

The Collective Aim of The Ummah

We Muslims are the member of an Ummah (Islamic community) whose sole purpose of existence and the aim of installation, according to Qur'an, is none other than calling people to Allah *(SWT)*. As such, in this terrestrial existence not only our dignity and honor depend on realizing this collective aim, but our very existence as a religious community also depends on executing this duty in the right earnest. In the seventeenth section (ruku) of Surah Al-Baqarah (the Cow), along with the order for the change of Qiblah, the following verse was revealed:

"And thus have We made you an exalted (middle) nation (Ummah), that you may be the bearers of witness against the people and (that) the Messenger of Allah may be the bearer of witness against you." ***(Al-Qur'an; 2: 143)***

The divine order for the change of Qiblah was in fact a symbol that henceforth the custodian of the mosque of Jerusalem i.e., the sons of Israel have been deprived of the guardianship of the holy place and of their position as the upholders of the divine guidance. And in their place were installed the sons of Prophet Ismael *(AS)* as the custodians of the Holy Kaaba at Makkah Al-Mukarramah and as the new recipients and propagators of the Divine Guidance. Quite obviously, the sons of Prophet Ismael *(AS)* occupy the pivotal and nuclear position in the Muslim Ummah. As such their language was chosen for the revelation of the last Divine Book, and their customs and practices with amendments, modifications, additions and omissions have become the warp and woof of the last divinely revealed code of life. Other nations – *(Akhereen)* - which joined them later in Islam became in essence an integral part of them. This indeed was a great blessing of Allah *(SWT)* on them. But it was a privilege of only "*Ummiyyeen*" (unlettered people of Arabia) that the last Prophet *(SAAW)* was chosen from amongst them.

The objective and aim of the formation of this Ummah has been described very clearly thus in Surah Al-i-Imran:

"You are the best of the nations raised up for (the benefit of) humanity: you enjoin what is right and forbid the wrong and believe in Allah." ***(Qur'an 3: 110)***

Ref: An excerpt from the English translation of the Book دعوت الی اللہ by Dr Israr Ahmad *(RAA)*; "Calling People unto Allah" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(08 تا 14 مئی 2025ء)

جمعرات 08 مئی: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔ شام کو chartered accountancy کی تعلیم کے دور کے ایک ساتھی جو اب حلقہ کراچی جنوبی کے رفیق تنظیم ہیں اور جو طویل عرصہ سے عوارض میں مبتلا ہیں، کی عیادت کے لیے جانا ہوا۔

جمعۃ المبارک 09 مئی: تقریر اور خطبہ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ڈی ایچ اے، کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ شام کو نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان، انجینئر نعمان اختر کے ساتھ حلقہ سکھر کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔

ہفتہ 10 مئی: دن کو حلقہ سکھر کے کل رفقاء اجتماع میں حلقہ اور نئے رفقاء کے تعارف، سوال و جواب کی نشست، مختصر گفتگو اور بیعت مسنونہ اور بعد ازاں حلقہ کے ذمہ داران کے تعارف اور سوال و جواب کی نشست کا اہتمام ہوا۔ سہ پہر کو پاک، بھارت جنگ کے تناظر میں ایک فوری policy statement کی ریکارڈنگ کرائی۔ سنو ٹی وی کو پیپر کے ذریعے آپریشن بنیان مرصوص کے حوالے سے مختصر پیغام بھی دیا۔ شام کو کراچی واپسی کے لیے روانگی ہوئی۔

اتوار 11 مئی: بعد نماز عصر وسط شہر کراچی میں معروف دینی درس گاہ ''معہد الخلیل الاسلامی'' کی مسجد میں ایک دیرینہ حبیب کی صاحبزادی کا نکاح پڑھایا اور مختصر گفتگو کی۔ مجلس نکاح میں کاروباری حضرات اور کئی علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ رات کو بیرون ملک سے حجاج کرام کے لیے ایک ادارہ کی درخواست پر ''حکمت و مقاصد حج'' کے موضوع پر مختصر آن لائن گفتگو کی۔

پیر 12 مئی: مروجہ اسلامی بینکاری کے حوالہ سے مرکزی عاملہ کے خصوصی اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

بدھ 14 مئی: بعد نماز عصر حلقہ کراچی جنوبی کے دیرینہ رفیق ڈاکٹر بدر کامل مرحوم کے بیٹے سے ان کے گھر پر تعزیت کی۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

حضور ﷺ کے اس عمل مبارک کی حکمت یہ نظر آتی ہے کہ دیگر محرمات کے مقابلے میں سود کا ضرر معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر کسی اسلامی ریاست کے عیسائیوں کو سودی لین دین کی اجازت دے دی جائے تو اس کے اسلامی معاشرت اور ریاست کی اقتصادی صورتحال پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوگا۔ غالباً اس حکمت کی بنیاد پر حضور ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو سودی لین دین سے روک دیا تھا۔ اہل علم نے اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں کو سودی لین دین سے منع کرنے کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔ ایک حکمت تو یہ ہے کہ سود کی حرمت کا حکم سابقہ آسمانی شرائع میں بھی دیا گیا ہے۔ لہٰذا انہیں سود سے روکنا صرف اسی غرض سے نہ تھا کہ انہیں شریعت اسلامیہ کے احکام کی پیروی پر مجبور کیا جائے بلکہ ان پر آسمانی شرائع کی متفق علیہ ہدایات میں سے ایک ہدایت کا نفاذ تھا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ قرآن حکیم نے تو محض تصدیق کے لیے بیان کیا ہے کہ یہود کو سود کی ممانعت تھی جبکہ بائبل اور زبور میں متعدد مقامات پر سود کی حرمت اور ممانعت کا تذکرہ ملتا ہے۔ علامہ سید سابق نے تمام اہل کنیسہ کا اس کی حرمت پر اتفاق نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

واتفقت كلمة رجال الكنيسة على تحريم الربا تحريمًا قاطعًا

(فقہ السنۃ: ج ۳، ص ۱۳۰، ۱۳۲)

''کنیسہ کے پادریوں اور عالموں کا سود کی قطعی حرمت پر اتفاق ہے۔'' (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1119 دن گزر چکے!

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.19

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore